نشتر

ایک شاعر ایک شعر

اردو اشعار کا انتخاب

ترتیب و تحقیق: رشید سندیلوی

امیر خسرو

1253-1325

سیج وہ سونی دیکھ کے روؤں میں دن رین
پیا پیا میں کرت ہوں پہروں ، پل بھر سکھ نہ چین

*

کبیر داس

1440-1518

چلتی چکی دیکھ کے دیا کبیرا روئے
دو پاٹن کے بیچ میں ثابت بچا نہ کوئے

*

گرو نانک

1469-1539

نانک ننھے ہو رہیو جیسے ننھی دُوب
پیڑ بڑے گر جائیں گے دُوب خوب کی خوب

*

سعدی کاکوروی

1542-1594

سعدی باگفتہ ریختہ در ریختہ در ریختہ
شیرو شکر آمیختہ ہم شعر ہے ہم گیت ہے

حاجی محمد نوشہ گنج بخش

1552-1654

چلتا پھرتا دیکھیے ایک سمیں گر جائے
نوشہ وہ کیا چیز ہے جو تن کا بوجھ اٹھائے

*

قلی قطب شاہ معانی

1565-1611

قطب شہ نہ دے منج دوانے کو پند
دیوانے کو کچھ پند دیا جائے نا

*

مرزا معز الدین فطرت

1640-1690

از زلفِ سیاہ تو بدل دھوم پڑی ہے
در خانۂ آیئنہ گھٹا جھوم پڑی ہے

*

مرزا عبدالقادر بیدل

1644-1720

مت پوچھ دل کی باتیں وو دل کہاں ہے ہم میں
اس تخمِ بے نشاں کا ،حاصل کہاں ہے ہم میں

غواصی

وفات:1656

اے پری پیکر ترا مکھ آفتاب
دیکھتا ہوں تو رہے مجھ میں نہ تاب

*

قاضی محمود بحری

ولادت:1644

میں جو رویا تو تُو سمجھ کہ دھواں
بے سبب آنکھ کوں رلاتا ہے

*

شاہ مراد

وفات:1702

نہ یاروں میں رہی یاری نہ بھائیوں میں وفا داری
محبت اٹھ گئی ساری عجب یہ دور آیا ہے

*

ولی دکنی

1667-1707

تجھ لب کی صفت لعلِ بدخشاں سوں کہوں گا
جادو ہیں ترے نین غزالاں سوں کہوں گا

مرزا محمد رضا قزلباش خاں اُمید

1678-1746

تیری آنکھوں کو دیکھ ڈرتا ہوں
الحفیظ الحفیظ کرتا ہوں

*

شاہ مبارک آبرو

1683-1733

نین سے نین جب ملائے گیا
دل کے اندر مرے سمائے گیا

*

شرف الدین مضمون

وفات:1734

ہم نے کیا کیا نہ ترے عشق میں محبوب کیا
صبرِ ایوب کیا گریۂ یعقوب کیا

*

آغا محمد تقی ترقی

وفات:1741

درو دیوار سے آتا ہے نظر جلوۂ دوست
آئینہ خانہ مرا گوشۂ تنہائی ہے

سید محمد باقر حزیں

وفات:1752

ویراں ہوا خزاں سے چمن یاں تلک کہ اب
چاہیں کہ جل مریں تو کہیں خار و خس نہیں

*

سراج الدین علی خان آرزو

1688-1756

ہر صبح آوتا ہے تیری برابری کو
کیا دن لگے ہیں دیکھو خورشید خاوری کو

*

عارف الدین عاجز

وفات:1763

دیکھ دامن گیر محشر میں ترے ہوویں گے ہم
خوں ہمارا اپنے دامن سے نہ اے قاتل چھڑا

*

مرزا داؤد بیگ داؤد

وفات:1744

گل بدن کے خیال میں داؤد
مثلِ گلزار خوش بہار ہیں ہم

شیخ ظہور الدین حاتم

1699-1783

حاتم تعینات کا گر وہم دور ہو
اٹھ جائے درمیان سے پردہ حجاب کا

*

نواب امیر خاں انجام

وفات:1746

ساتھ اپنے سر کے تھا انجام پا میں تمکنت
شکر ہے تڑپے نہ زیر ِ خنجرِ جلاد ہم

*

مرزا جانِ جاں مظہر

1699-1781

خدا کے واسطے اِس کو نہ ٹوکو
یہی اک شہر میں قاتل رہا ہے

*

شرف الدین علی خاں پیام

وفات:1744

دلی کے کج کلاہ لڑکوں نے
کام عشاق کا تمام کیا

مصطفیٰ خان یک رنگ

وفات:1752

نہ کہو کہ یار جاتا ہے
میرا صبرو قرار جاتا ہے

*

مہاراجا رام نرائن موزوں

وفات:1763

غزالاں تم تو واقف ہو ، کہو مجنوں کے مرنے کی
دوانہ مر گیا ، آخر کو ویرانے پہ کیا گزری

*

میر محمد شاکر ناجی

1700-1747

لے جائے شہر شہر پھراوے ہے دشت دشت
کرتا ہے آدمی کوں نہایت خراب دل

*

مرزا محمد رفیع سودا

1713-1780

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ براندازِ چمن کچھ تو اِدھر بھی

شاہ واقف، واقف

ولادت:1706

کہوں کیا اُس سے وعدے کی حقیقت پوچھتے کیا ہو
وہی شام و سحر ہے اور وہی امروز و فردا ہے

*

میر ضیاء الدین ضیا

وفات:1781

آہستہ پاؤں رکھیوا ے بوئے گل زمیں پر
سوتے ہیں اِس زمیں میں نازک دماغ کتنے

*

شیخ قدرت اللہ قدرت

1713-1791

لے اُڑا شوقِ جنوں ریگ ِرواں کے ہمرہ
نہ کچھ آغاز میں سوجھے ہے نہ انجام ہمیں

*

سراج اورنگ آبادی

1715-1763

خبر تحیر ِ عشق سن نہ جنوں رہی نہ پری رہی
نہ تو تُو رہا نہ تو میں رہا جو رہی سو بے خبری رہی

عبدالحئی تاباں

1716-1752

محفل کے بیچ سن کے مرے سوزِ دل کا حال
بے اختیار شمع کے آنسو ڈھلک پڑے

*

خواجہ میر درد

1721-1785

روندے ہے نقشِ پا کی طرح خلق یاں مجھے
اے عمرِ رفتہ چھوڑ گئی تو کہاں مجھے

*

پنڈت مہتاب رائے تاباں

ولادت:1721

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

*

محمد میر سوز

1721-1799

مجھ سے مت جی کو لگاؤ کہ نہیں رہنے کا
میں مسافر ہوں ، کوئی دن کو چلا جاؤں گا

میر تقی میر

1723-1810

پتا پتا ، بوٹا بوٹا ، حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گُل ہی نہ جانے ، باغ تو سارا جانے ہے

*

میر فتح علی شیدا

وفات:1781

وے صورتیں الٰہی کس ملک بستیاں ہیں
اب دیکھنے کو جن کے آنکھیں ترستیاں ہیں

*

قائم چاندپوری

1723-1794

قسمت کو دیکھ ، ٹوٹی ہے جا کر کہاں کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لب ِ بام رہ گیا

*

محمد یار خان امیر

وفات:1775

شکست و فتح میاں اتفاق ہے لیکن
مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

لالا نول رائے وفا

وفات:1763

حال دل کیونکے وفا اُس سے کہوں خلوت میں
جی دھڑکتا ہے کہ کوئی پسِ دیوار نہ ہو

*

محمد حسین کلیم

وفات:1775

عرق نہیں ،ترے رُو سے گلاب ٹپکے ہے
عجب یہ بات ہے شعلے سے آب ٹپکے ہے

*

اشرف علی خان فغاں

1725-1772

شکوہ تُو کیوں کرے ہے ، مرے اشکِ سرخ کا
تیری کب آستیں مرے لوہو سے بھر گئی

*

حسرت عظیم آبادی

1727-1795

جوں شمع صبح تک تھا میں سوزو گداز میں
اے خانماں خراب تو شب کس کے گھر رہا

خواجہ احسن الدین خاں بیاں

1727-1798

ہر چند تیرے عشق میں رسوا ہوا بیاں
لیکن تجھے تو شہرہء آفاق کر دیا

*

شاہ محمدی بیدار

1727-1796

محشرِ فتنہ ہے اُس شوق کی رفتار کے ساتھ
جی چلا جائے ہے پازیب کی جھنکار کے ساتھ

*

انعام اللہ خان یقین

1727-1756

چراغِ آخرِ شب اس قدر اُداس نہ ہو
کہ تیرے بعد اندھیرا نہیں اُجالا ہے

*

ہدایت اللہ خاں ہدایت

1727-1804

دن جو گزرا تو مجھے روزِ قیامت سے دراز
رات گزری تو شبِ ہجر سے بدتر گزری

محمد بقااللہ بقا

وفات:1792

یار کو پہنچی خبر نالہء تنہائی کی
مدعی کون کھڑا تھا پسِ دیوار لگا

*

شاہ عالم ثانی

1728-1806

عاقبت کی خبر خدا جانے
اب تو آرام سے گزرتی ہے

*

جعفر علی حسرت

1734-1791

گر ہے یہی بہار کی شورش تو ناصحا!
مجھ سے نہ ہو سکے گی گریباں کی احتیاط

*

سید محمد اثر

1735-1794

دن کٹا جس طرح کٹا لیکن
رات کٹتی نظر نہیں آتی

جوشش عظیم آبادی

1737-1801

آئینۂ خیال میں ہے یار جلوہ گر
طالب پری کا ہوں نہ طلبگار حور کا

*

نظیر اکبر آبادی

1740-1830

یوں تو ہم کچھ نہ تھے پر مثلِ انارو مہتاب
جب ہمیں آگ لگائی تو تماشا نکلا

*

میر حسن

1741-1786

سدا عیش دَوراں دکھاتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

*

مرزا محمد علی فدوی

وفات:1795

چل ساتھ کہ حسرت دلِ مرحوم سے نکلے
عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

قدرت اللہ شوق

وفات:1810

غافل تجھے کرتا ہے یہ گھڑیال منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

*

آصف الدّولہ آصف

1748-1797

پوچھتے کیا ہو شبِ ہجر کی حالت یارو!
میں ہوں اور رات ہے اور بسترِ تنہائی ہے

*

غلام ہمدانی مصحفی

1749-1824

چلی بھی جا جرسِ غنچہ کی صدا پہ نسیم
کہیں تو قافلۂ نو بہار ٹھہرے گا

*

مرزا جہاں دار شاہ جہاندار

1749-1778

آخرِ گل اپنی صرفِ درِ ِ مے کدہ ہوئی
پہنچے وہاں ہی خاک ،جہاں کا خمیر ہو

عظیم الدین آشفتہ

وفات: 1797

جوگ لیا آشفتہ ہم نے دیکھ لٹک ان زلفوں کی
گلیوں گلیوں حال پریشاں ، بال بکھیرے پھرتے ہیں

*

قلندر بخش جرأت

1749-1809

اُس زلف پہ پھبتی شبِ دیجور کی سوجھی
اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

*

مرزا عظیم بیگ عظیم

وفات: 1806

گرتے ہیں شہ سوار ہی میدانِ جنگ میں
وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

*

نوب الٰہی بخش معروف

وفات: 1827

ہو گئے تم تو میرے دشمنِ جاں
ایسی میں دوستی سے در گزرا

ثنااللہ فراق

1754-1831

سمجھے تھے دامِ زلفِ سیہ ہے بلائے جاں
پر کیا کریں کہ لے گئی تقدیر کھینچ کر

*

شاہ نصیر نصیر

1756-1838

اے خالِ رخِ یار تجھے ٹھیک بناتا
جا چھوڑ دیا حافظِ قرآن سمجھ کر

*

انشاءاللہ خاں انشا

1756-1817

نہ چھیڑ اے نکہتِ بادِ بہاری ! راہ لگ اپنی
تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

*

سعادت یار خاں، رنگین

1756-1835

ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں
ناؤ کاغذ کی کہیں چلتی نہیں

راسخ عظیم آبادی

1757-1823

جی میں ہے لا کے دیکھاؤں کوئی بجھتا سا چراغ
اُن پہ احوال ِ زبوں کچھ تو ہو روشن اپنا

*

چندولال، شاداں

1763-1845

آتا نہیں جو سامنے مارے حجاب کے
ہم دل سے ہیں نثار اُسی آفتاب کے

*

میر نظام الدین، ممنوں

1766-1845

تفاوت قامتِ یار و قیامت میں ہے کیا ممنوں
وہی فتنہ ہے لیکن یہ ذرا سانچے میں ڈھلتا ہے

*

مرا محمد تقی، ہوس

1767-1836

کیا جانے دل ہی دل میں وہ کرتا تھا کس کا ذکر
ہر دم زبانِ یار پہ یادش بخیر تھا

منتظر لکھنوی

1768-1803

یادگارِ زمانہ ہیں ہم لوگ

سُن رکھو تم ،فسانہ ہیں ہم لوگ

*

ماہ لقا چندا

1768-1833

کبھی صیاد کا کھٹکا ہے کبھی خوفِ خزاں

بلبل اب جان ہتھیلی پہ لیے بیٹھے ہے

*

منولال،صفا

ولادت:1768

چرخ کوکب یہ سلیقہ ہے ستم گاری میں

کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

*

مرزا سلیمان شکوہ،سلیمان

وفات:1838

کبک رفتار اپنی بھول گئے

دیکھ اُس کے خرام کا عالم

میر مستحسن خلیق

1774-1804

رشکِ آئینہ ہے اس رشکِ قمر کا پہلو
صاف اِدھر سے نظر آتا ہے اُدھر کا پہلو

*

مرزا جان تپش

وفات:1814

کیا جانیے کس نے تجھے محبوب بنایا
پر جس نے بنایا ہے بہت خوب بنایا

*

بہادر شاہ ظفر

1775-1862

کتنا ہے بد نصیب ظفر دفن کے لئے
دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

*

مرزا رجب علی سرور

1775-1869

کیسی خوشی کہاں کی ہنسی کیسا اختلاط
ہم کو نہ چھیڑو تم کہ وہ اب ہم نہیں رہے

شیخ امام بخش ناسخ

1776-1838

اُڑا کے ساتھ یہ مشتِ غبار لیتا جا
مجھے رکاب میں ، او شہسوار لیتا جا

*

خواجہ حیدر علی آتش

1778-1846

سفر ہے شرط ، مسافر نواز بہتیرے
ہزار ہا شجرِ سایا دار راہ میں ہے

*

مولوی عبدالرّضا ،رضا

ولادت:1778

کیا بھروسا ہے زندگانی کا
آدمی بلبلہ ہے پانی کا

*

مرزا نوازش حسین ،نوازش

1778-1854

یاد گارِ گذشتگاں ہیں ہم
دیکھ لو سُن لو پھر کہاں ہیں ہم

شوق لکھنوی

1782-1871

آج وہ کل ہماری باری ہے
موت سے کس کو رُستگاری ہے

*

مرزا محمد رضا، برق

1785-1857

اے صنم وصل کی تدبیروں سے کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے

*

محمد امان نثار

ولادت:1785

مجھ میں اور اُن میں سبب کیا جو لڑائی ہو گی
یہ اوائی کسی دشمن نے اُڑائی ہوگی

*

کرامت علی شہیدی

وفات:1840

خوب رویا بیٹھ کر واماندگی کی جان کو
جب مری نظر سے پنہاں قافلہ ہونے لگا

علی بخش بیمار

1789-1854

لبِ جو کون سیر کو آیا
موج منہ چومتی ہے ساحل کا

*

لالا موجی رام، موجی

ولاوت:1789

دل کے آئینے میں ہے تصویرِ یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

*

اشرف علی خاں، خان

ولادت:1790

دیوانگی میں بھی مجھے اتنا تو ہوش ہے
تصویر کی پسند تو تیری پسند کی

*

شیخ محمد ابراہیم، ذوق

1790-1854

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

زکی مرادآبادی

1793-1864

آیا وہ چاندنی میں تو رنگت ہوئی سفید
نکلا جو دھوپ میں تو سنہرا بدن ہوا

*

خواجہ محمد وزیر

1795-1854

کسی کے آتے ہی ساقی کے یہ حواس گئے
شراب سیکھ پہ ڈالی کباب شیشے میں

*

سیّد محمد خاں رند

1797-1857

دیدۂ لیلا کے لئے دیدۂ مجنوں ہے ضرور
میری آنکھوں سے کوئی دیکھے تماشا تیرا

*

مرزا اسداللہ خاں غالب

1797-1869

قیدِ حیات و بند ِ غم ، اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

اصغرعلی،نسیم

1799-1866

سفر ہے دشوار ، خواب کب تک ، بہت بڑی منزلِ عدم ہے
نسیم جاگو ، کمر کو باندھو ، اٹھاؤ بستر کہ رات کم ہے

*

صاحب مرزا اشناور

ولادت:1800

کب ہے عریانی سے بہتر کوئی دنیا میں لباس
یہ وہ جامہ ہے کہ جس کا نہیں سیدھا الٹا

*

مظفرعلی اسیر

1800-1882

ضعفِ پیری بڑھ گیا ،زورِ جوانی گھٹ گیا
اب عصا بنوایئے نخلِ تمنّا کاٹ کر

*

مومن خاں،مومن

1801-1852

تم میرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

میر ببر علی انیس

1801-1874

کھا کھا کے اوس اور بھی سبزہ ہرا ہوا
تھا موتیوں سے دامنِ صحرا بھرا ہوا

*

مرزا سلامت علی، دبیر

1803-1875

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے
رن ایک طرف چرخِ کہن کانپ رہا ہے

*

میر حسین تسکین

1803-1852

فتنۂ محشر کا تھا سب کو گماں
تجھ کو پہچانا تری رفتار سے

*

شاد لکھنوی

1805-1899

غمِ حبیب مبارک ہے زندگی کے لئے
چراغ ڈھونڈ لیا ہم نے روشنی کے لئے

نواب مصطفےٰ خاں،شیفتہ

1809-1869

ہزار دام سے نکلا ہوں ایک جنبش میں
جسے غرور ہو آئے کرے شکار مجھے

*

سید آغا علی مہر

1810-1852

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

*

امداد علی،بحر

1810-1878

کٹی برسات پھر اس سال بھی فریادو شیون میں
خبر ہم کو نہیں بادل کدھر آئے کدھر برسے

*

جوہر فرّخ آبادی

1810-1890

بھانپ ہی لیں گے اشارہ سرِ محفل جو کیا
تاڑنے والے قیامت کی نظر رکھتے ہیں

دیاشنکرنسیم

1811-1845

لائے اُس بت کو التجا کر کے
کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

*

آغاحجو شرف

1812-1856

شاخِ گل جھوم کے گلزار میں سیدھی جو ہوئی
پھر گیا آنکھ میں نقشہ بیری انگڑائی کا

*

منیرشکوہ آبادی

1813-1780

کیا ہاتھ مرے پہنچیں گے دامانِ بتاں تک
اپنے ہی گریبان سے فرصت نہیں ملتی

*

منشی خوش وقت علی،خورشید

ولادت:1813

پیری میں ولولے وہ کہاں ہیں شباب کے
اک دھوپ تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے

حاتم علی بیگ، مہر

1815-1879

مرے گھر میں قدم رنجہ کیا تو سرفرازی کی
نوازش ہے ، کرم ہے ، مہربانی ہے ، عنایت ہے

*

نواب یوسف علی خاں، ناظم

1816-1855

میں نے کہا کہ دعویٰ الفت مگر غلط
کہنے لگے کہ غلط اور اس قدر غلط

*

اثر دہلوی

1818-1856

دعد کیا جس میں کچھ نہ ہو تاثیر
بات کیا جس میں کچھ مزا نہ ہو

*

نظام رام پوری

1819-1872

انگڑائی بھی وہ لینے نہ پائے اُٹھا کے ہاتھ
دیکھا جو مجھ کو چھوڑ دیے مسکرا کے ہاتھ

تسلیم لکھنوی

1819-1911

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے

*

مذاق بدایونی

1819-1894

اللہ رے شوقِ قتل کہ اپنے ہی ہاتھ سے
اپنی ہی مہر ہے سرِ محضر لگی ہوئی

*

حیرت الہ آبادی

وفات:1893

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سَو برس کے ہیں کل کی خبر نہیں

*

واجد علی شاہ، اختر

1823-1887

در و دیوار پہ حسرت کی نظر کرتے ہیں
رخصت اے اہلِ وطن ہم تو سفر کرتے ہیں

تعشق لکھنوی

1824-1892

عدم سے دہر میں آنا کسے گوارا تھا
کشاں کشاں مجھے لائی ہے آرزو تیری

*

قربان علی بیگ سالک

1824-1880

تنگ دستی اگر نہ ہو سالک
تندرستی ہزار نعمت ہے

*

ظہیر دہلوی

1825-1911

یوں تو ہوتے ہیں محبت میں جنوں کے آثار
اور کچھ لوگ بھی دیوانہ بنا دیتے ہیں

*

مرزا صادق شرر

ولادت:1825

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

امیر مینائی

1828-1900

قریب ہے یارو روزِ محشر چھپے گا کشتوں کا قتل کیوں کر
جو چپ رہے گی زبانِ خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

*

وحید الہ آبادی

1829-1892

ہم نے جب وادیٔ غربت میں قدم رکھا تھا
دُور تک یادِ وطن آئی تھی سمجھانے کو

*

میاں داد خاں سیّاح

1830-1907

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

*

محمد حسین آزاد

1830-1910

جل تھل ہیں کوہ و دشت میں تالاب آب کے
گویا چھلک رہے ہیں کٹورے گلاب کے

نواب مرزا خاں داغ

1831-1905

رخِ روشن کے آگے شمع رکھ کر وہ یہ کہتے ہیں
اُدھر جاتا ہے دیکھیں یا اِدھر پروانہ آتا ہے

*

جلال لکھنوی

1831-1909

شب کو مے خوب سی پی ، صبح کو توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنّت نہ گئی

*

حکیم غلام مولیٰ قلق

1832-1880

تُو ہے ہر جائی تو اپنا بھی یہی طور سہی
تُو نہیں اور سہی ،اور نہیں اور سہی

*

آسی غازی پوری

1834-1917

نہ مرض کچھ ہے نہ آسیب نہ سایا ہم کو
اک پری زاد نے دیوانہ بنایا ہم کو

نواب کلب علی خاں نواب

1835-1887

عجب حسرت سے دیکھا ہے سوئے جاناں دمِ آخر
رہے گی یاد اُس کو بھی نگاہِ واپسیں برسوں

*

حکیم فصیح الدین رنج

1836-1885

ہم عشق میں بدنام ہیں تم حسن میں رسوا
عزّت نہ تمہاری ہے ، نہ توقیر ہماری

*

مرزا اکبر علی مضطرب

ولادت:1836

مریضِ عشق پہ رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

*

نادر لکھنوی

ولادت:1836

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار اُن سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

نواب علی اصغر خاں

وفات:1860

اگر بخشے زہے قسمت نہ بخشے تو شکایت کیا
سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے

*

خواجہ الطاف حسین حالی

1837-1914

یارانِ تیز گام نے منزل کو جا لیا
ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے

*

محسن کاکوروی

1837-1905

نہ لگے تجھ کو نظر اے قدِ رعنا والے
بے طرح گھورتے ہیں عالمِ بالا والے

*

سیّد محمد زکریا خاں زکی

1839-1903

سو رنج سو الم ہیں یہاں ہر نفس کے ساتھ
دم کا نہیں شمار تو غم کا حساب کیا

میر طاہر علی رضوی طاہر

1840-1911

مکتبِ عشق کا دستور نرالا دیکھا
اُس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

*

نواب محمد علی خان رشکی

1844-1899

یہ منصبِ بالا ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دارورسن کہاں

*

اسماعیل میرٹھی

1844-1917

دریا تو ہے وہی جو ہوا داخلِ محیط
وادی میں ورنہ سینکڑوں دریا بہا کیے

*

میر مہدی حسین مجروح

1845-1903

محفل طرازیاں کہاں اب تو یہ کام ہے
گھر میں پڑے ہوئے در و دیوار دیکھنا

شادعظیم آبادی

1846-1927

تمناؤں میں الجھایا گیا ہوں
کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں

*

اکبرالہ آبادی

1846-1921

ہم آ ہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

*

پیارےصاحب رشید

1847-1918

ہاں ہاں تمہارے حسن کی کوئی خطا نہیں
میں حسنِ اتفاق سے دیوانہ ہو گیا

*

انوردہلوی

1847-1885

نہ میں سمجھا نہ آپ آئے کہیں سے
پسینہ پونچھیے اپنی جبیں سے

سیّدامدادامام

1849-1934

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

*

میروزیرعلی صبا

ولادت: 1850

آپ ہی اپنے ذرا جوروستم کو دیکھیں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

*

ارشدگورگانی

1850-1906

تعجب کیا خمیدہ ہو اگر تلوار قاتل کی
چڑھا ہے خون کس کس بے گنہ کا اس کی گردن پر

مائل دہلوی

1850-1931

وہ دن گئے کہ زندہ دلوں میں شمار تھا
اب زندگی کشاکشِ شام و سحر میں ہے

سیّد غلام مرتضیٰ بیان

1850-1900

نہ کھولی آنکھ وقتِ نزع بیمارِ محبت نے
کسی کا پردہ رکھنا تھا کوئی آنکھوں میں پنہا ں تھا

*

نظم طباطبائی

1852-1933

مجھ کو آوازِ شکستِ رنگ نے رسوا کیا
ورنہ دل کی بات تو لب تک کبھی آتی نہ تھی

*

شوق قدوائی

1852-1925

جس طرف کی تان سنیے اک نرالا راگ ہے
شوق اپنی اپنی ڈفلی ، اپنا اپنا راگ ہے

ریاض خیرآبادی

1853-1934

بنائے کعبہ پڑتی ہے جہاں ہم خشتِ خُم رکھ دیں
جہاں ساغر پٹک دیں چشمۂ زم زم نکلتا ہے

مشتاق لکھنوی

1854-1904

ڈھلا ہے حسن لیکن رنگ ہے رخسارِ جاناں پر
ابھی باقی ہے کچھ کچھ دھوپ دیوارِ گلستاں پر

*

احمد رضا خان بریلوی

1856-1921

دل ہمیں تم سے لگانا ہی نہ تھا
اب سفر بار ہے کیا ہونا ہے

*

بےخود بدایونی

1857-1912

اک دھوم ہے جہاں میں ترے فیضِ عام کی
ساقی بھلا ہو ہم کو بھی مولا کے نام کی

*

احسان شاہ جہاں پوری

1857-1914

اِس کی نہ سوچیے کہ ستم یا کرم ہوا
خنجر اٹھایئے ، سرِ تسلیم ِ خم ہوا

مرزا محمد ہادی رسوا

1858-1931

کس کو سنائیں حالِ دلِ زار اے ادا
آورگی میں ہم نے زمانے کی سیر کی

*

حسن بریلوی

1859-1908

بل کھا رہے ہیں چہرے پہ گیسوئے پُر شکن
مارِ سیہ کھیل رہے ہیں چراغ سے

*

سیّد آغا حسن امانت

1859-1815

غضب کا گانا ہے اور ناچ ہے قیامت کا
بہارِ فتنۂ محشر کی آمد آمد ہے

*

نسیم بھرت پوری

1861-1909

تمہاری زلف خود مانگ لے گی
یہ چوٹی کس لیے پیچھے پڑی ہے

صفی لکھنوی

1862-1950

غزل اُس نے چھیڑی مجھے ساز دینا
ذرا عمرِ رفتہ کو آواز دینا

*

مضطر خیرآبادی

1862-1927

اسیرِ پنجۂ عہدِ شباب کر کے مجھے
کہاں گیا مرا بچپن خراب کر کے مجھے

*

بے خود دہلوی

1863-1955

تڑپوں کا عمر بھر دلِ مرحوم کے لئے
کم بخت نامراد لڑکپن کا یار تھا

*

بے نظیر شاہ وارثی

1863-1932

زلف کچھ رخسار سے سرکی سرک کے رہ گئی
اس گھٹا میں برق سی چمکی چمک کر رہ گئی

راسخ دہلوی

1863-1907

مزہ برسات کا دونا ہو اگر ساون کی راتوں میں
اُدھر چھم چھم برستا ہو اِدھر آ جائیں وہ چھم سے

*

مہاراجہ کشن پرشاد، شاد

1864-1940

یہ غمکدہ بھی الٰہی عجیب بستی ہے
کسی کا اوج یہاں ہے کسی کی پستی ہے

*

منشی نوبت رائے نظر

1864-1923

ہجر میں آنکھوں سے جاری ہے برابر سیلِ اشک
بند دو کوزوں میں دریا کی روانی ہو گئی

*

حفیظ جون پوری

1865-1918

بیٹھ جاتا ہوں جہاں چھاؤں گھنی ہوتی ہے
ہائے کیا چیز غریب الوطنی ہوتی ہے

نواب میر محبوب علی خاں آصف

1866-1911

جھگڑے تو ہزاروں ہیں مگر بات ہے اتنی
ہم تم سے وفا کر کے پشیمان بہت ہیں

*

محشر لکھنوی

1866-1935

تمام عمر اسی احتیاط میں گزری
کہ آشیاں کسی شاخِ چمن پہ بار نہ ہو

*

پنڈت برج موہن کیفی

1866-1955

نہیں معلوم اذاں تھی کہ وہ بانگِ ناقوس
کہیں کھینچے لئے جاتی ہے اک آواز مجھے

*

گستاخ رام پوری

1866-1914

صد سالہ دَورِ چرخ تھا ساغر کا ایک دور
نکلے جو مَے کدے سے تو دنیا بدل گئی

بیتاب عظیم آبادی

1866-1927

شکایت کیا تری اے باغباں قسمت کی خوبی ہے
اُسی ڈالی کو کاٹا جس پہ میرا آشیانہ تھا

*

سائل دہلوی

1867-1945

ہمیشہ خونِ دل رویا ہوں میں لیکن سلیقے سے
نہ قطرہ آستیں پر ہے نہ دھبّا جیب و داماں پر

*

جلیل مانک پوری

1867-1946

جب میں چلوں تو سایا بھی اپنا نہ ساتھ دے
جب تم چلو ، زمیں چلے ، آسماں چلے

*

شمس کلکتّوی

1867-1920

ہائے دل اور بھی بے تاب ہوا جاتا ہے
ہاتھ یہ کس نے مرے سینے کے اوپر رکھا

صبر رام پوری

1867-1947

نظارہ کر رہا ہوں رخِ بے نقاب کا
منظر نظر کے سامنے ہے آفتاب کا

*

حکیم محمد اجمل خاں شیدا

1868-1927

رخسار پر ہے رنگِ حیا کا فروغ آج
بوسے کا میں نے نام لیا ، وہ نکھر گئے

*

میاں محمد شاہ دین ہمایوں

1868-1918

اُٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی
دوڑو ،زمانہ چال قیامت کی چل گیا

*

مبارک عظیم آبادی

1869-1958

جس کو رہنا ہو رہے قیدیٔ زنداں بن کر
ہم تو اے ہم نفسو! پھاند کے دیوار چلے

ثاقب لکھنوی

1869-1946

باغباں نے آگ دی جب آشانے کو مرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

*

اکبر حیدری

1869-1949

صبح دم میرے تعاقب میں رہا جو اکثر
شام تک مجھ سے بھی آگے تھا وہ سایہ میرا

*

سیّد وحید الدین سلیم

1869-1928

ڈوبا ہے اگر چاند تو سو بار ہے اُبھرا
دل ڈوب گیا ہو تو اُبھرتے نہیں دیکھا

*

مولانا ظفر علی خاں ظفر

1870-1956

خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

مرزافخرالدین فخر

وفات:1940

میں سر جھکا کے سُوے جہنم چلا ہی تھا
کچھ رحم آ گیا مرے پروردگا کو

*

آغامظفّر بیگ قزلباش شاعر

1871-1940

وقت دو ہی کٹھن گزرے ہیں ساری عمر میں
اک ترے آنے سے پہلے ، اک ترے جانے کے بعد

*

آزادانصاری

1871-1942

افسوس ! بے شمار سخن ہائے گفتنی
خوفِ فسادِ خلق سے نا گفتہ رہ گئے

*

منشی حیات بخش رسا

1872-1913

نہ دَیر میں ہمیں راحت نہ چین کعبے میں
ٹھہرنے دے گا نہ اس دل کا اضطراب کہیں

شفق عمادپوری

1872-1944

ہوتے ہوتے بس کم اتنی رسمِ الفت رہ گئی
ان سے ہم سے دور کی صاحب سلامت رہ گئی

*

آرزو لکھنوی

1873-1951

جاتے کہاں ہو دل سے نگاہوں کو موڑ کے
تصویر نکلی پڑتی ہے آیئنہ توڑ کے

*

سرور جہاں آبادی

1873-1910

یہ نسیم ٹھنڈی ٹھنڈی ،یہ ہوا کے سرد جھونکے
تجھے دے رہے ہیں لوری مرے غمگسار سو جا

*

لطف بدایونی

1875-1923

رخِ مصطفٰے ہے وہ آیئنہ کہ اب ایسا دوسرا آیئنہ
نہ ہماری بزمِ خیال میں‌نہ دکانِ آیئنہ ساز میں

حسرت موہانی

1875-1951

دلوں کو فکرِ دو عالم سے کر دیا آزاد
ترے جنوں کا خدا سلسلہ دراز کرے

*

شاہ جہاں پوری دل

1875-1959

یہ بھیگی رات ،یہ ٹھنڈا سماں، یہ کیفِ بہار
یہ کوئی وقت ہے پہلو سے اُٹھ کے جانے کا

*

احسن مارہروی

1876-1940

جما ہوا ہے تصّور کچھ اس طرح دل میں
کہ خواب میں بھی اُسی کا خیال رہتا ہے

*

بیدم شاہ وارثی

1876-1944

وہ لے گئے چراغ اُٹھا کے غضب کیا
زینت تو کچھ نہ کچھ تھی ہمارے مزار کی

علامہ محمد اقبال

1877-1938

سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفٰی سے مجھے
کہ عالمِ بشریت کی زد میں ہے گردوں

*

محمد علی جوہر

1878-1931

قتلِ حسین اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتاہے ہر کربلا کے بعد

*

ناطق لکھنوی

1878-1950

مزے پر قصّہ آیا تھا کہ نظمِ زندگی بگڑا
کہاں پر ختم کر دی بے وفا نے داستاں میری

*

آغا حشر کاشمیری

1879-1935

سب کچھ خدا سے مانگ لیا اک تجھ کو مانگ کر
اُٹھتے نہیں ہیں ہاتھ مرے اِس دعا کے بعد

نوح ناروی

1879-1962

آپ ہے ،ہم ہیں ، مے ہے،ساقی ہے
یہ بھی اک امرِ اتّفاقی ہے

*

فانی بدایونی

1879-1941

ذکر جب چھڑ گیا قیامت کا
بات پہنچی تری جوانی تک

*

ضیاعظیم آبادی

1880-1901

اک ٹیس جگر میں اُٹھتی ہے ، اک درد سا دل میں ہوتا ہے
ہم راتوں کو رویا کرتے ہیں ، جب سارا عالم سوتا ہے

*

وحشت کلکتوی

1881-1956

مجالِ ترکِ محبت نہ اک بار ہوئی
خیالِ ترکِ محبت تو بار بار آیا

شاہ جہاں پوری ہجر

1881-1914

یاد کرتے ہیں مگر یاد نہیں آتا ہے
بھول آئے ہیں کہاں ہم دلِ مضطر اپنا

*

سیماب اکبر آبادی

1882-1951

یہ کس نے شاخِ گل لا کر قریبِ آشیاں رکھ دی
کہ میں نے شوقِ گل بوسی میں کانٹوں پر زباں رکھ دی

*

برج نرائن چکبست

1882-1926

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہورِ ترتیب
موت کیا ہے انہیں اجزا کا پریشاں ہونا

*

عزیز لکھنوی

1882-1935

اپنے مرکز کی طرف مائلِ پرواز تھا حُسن
بھولتا ہی نہیں عالم تری انگڑائی کا

راز رام پوری

1883-1918

تم مل گئے تو دولتِ کونین مل گئی
ہم کھو گئے تو کھو گئے کچھ اس کا غم نہیں

*

یگانہ چنگیزی

1883-1956

مصیبت کا پہاڑ آخر کسی دن کٹ ہی جائے گا
مجھے سر پھوڑ کر تیشے سے مر جانا نہیں آتا

*

شبیر رام پوری

1884-1931

یاد آ جاتے ہیں یارانِ وطن غربت میں
بھولا بھٹکا جو مسافر کوئی آملتا ہے

*

اصغر گونڈوی

1884-1936

کیا مرے حال پہ سچ مچ انہیں غم تھا قاصد
تُو نے دیکھا تھا ستارا سرِ مژگاں کوئی

خواجہ عزیز الحسن غوری مجذوب

1884-1944

بے پردہ کس کا جلوہ ٔ رخسار ہو گیا
عالم تمام مطلعِ انوار ہو گیا

*

جوش ملیسانی

1884-1976

نا خدا غافل ، ہوائیں تند ، موجیں ہولناک
وہ تو قسمت تھی کہ ساحل پر سفینہ آ گیا

*

نیاز فتح پوری

1884-1966

بالیں پہ آئے ہو تو نہ بیٹھو جھکا کے سر
اچھا ہوں اب تو کوئی شکایت نہیں مجھے

*

مہاراج بہادر ورما برق

1884-1936

وہ آئے بزم میں اتنا تو برق نے دیکھا
پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

سہیل اعظمی

1884-1955

وہ سامنے ہے منزلِ مقصود اے جنوں
بس چند گام منزلِ مستانہ چاہیے

*

اثر لکھنوی

1885-1967

کیوں کر کہوں کہ ختم ہوا دَورِ انتظار
آنسو کی ایک بوند ابھی چشمِ تر میں ہے

*

مہدی علی ناصری

1885-1931

گل تو شگفتہ ہو گئے بادِ بہار سے
لیکن علاج حسرتِ بلبل نہ ہو سکا

*

ناطق گلاوٹھوی

1886-1969

ساتھ بھی چھوڑا تو کب جب سب بُرے دن کٹ گئے
زندگی ! تونے کہاں آ کر دیا دھوکا مجھے

تلوک چند محروم

1887-1966

اے ہمرہانِ دشتِ محبت بڑھے چلو
اپنا تو پائے شوقِ سلاسل میں رہ گیا

*

نثار یار جنگ

1887-1951

بھولا نہیں ہوں عہدِ محبت کی داستاں
ہلکا سا درد اب بھی دلِ ناتواں میں ہے

*

قمر جلالوی

1887-1968

کبھی کہا نہ کسی سے ترے فسانے کو
نہ جانے کیسے خبر ہوگئی زمانے کو

*

ندرت میرٹھی

1888-1954

قفس میں کوئی اذیت نہیں مجھے صیّاد
بس ایک حشر بپا بال و پر میں رہتا ہے

جگت موہن لال رواں

1889-1934

پیہم دیے وہ رنج کہ انساں بنا دیا
منّت پذیر ہوں ستمِ روزگار کا

*

جگر مرادآبادی

1890-1960

یہ عشق نہیں آساں ،اتنا ہی سمجھ لیجے
اک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے

*

ہادی مچھلی شہری

1890-1961

وقت ایسا بھی ترے شوق میں ہم پر آیا
سر اُٹھانے ہی نہ پائے تھے کہ پتھر آیا

*

جگر بریلوی

1890-1976

ہے کوئی بات آج ہونے کو
جی بہت چاہتا ہے رونے کو

نیّر اکبرآبادی

1892-1968

کانٹوں سے پوچھ عشق کے ذوقِ سلیم کو
جو چبھ گیا اسی کو رگِ جاں بنا لیا

*

جگر گورکھ پوری

1892-1938

کیوں بڑھ رہے ہیں سُوے گریباں ہمارے ہاتھ
کیا آگیا قریب زمانہ بہار کا

*

تجور نجیب آبادی

1893-1951

اُف وہ نظر کہ سب کے لئے دلنواز ہے
میری طرف اُٹھی ہے تو تلوار ہو گئی

*

غلام محمد المعروف امام جلوی

1893-1956

دل میں حق جلوہ نما تھا مجھے معلوم نہ تھا
میں نہ تھا خود ہی خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

سراج لکھنوی

1894-1968

آپ کے پاؤں کے نیچے دل ہے

اک ذرا آپ کو زحمت ہو گی

*

عبدالمجید سالک

1894-1959

شفق نے پھول بکھیرے خزاں کی وادی میں

سحر نے دامن ِ مشرق کو لالہ زار کیا

*

جوش ملیح آبادی

1894-1982

ہم ایسے اہلِ نظر کو ثبوتِ حق کے لئے

اگر رُسول نہ ہوتے تو صبح کافی تھی

*

افسر میرٹھی

1895-1974

رکھ کر نظر کے سامنے تصویر ِخواب ناز

پہروں ترے خیال میں بیٹھا رہا ہوں میں

سیّد آلِ رضا

1896-1978

کیا اِس لئے تقدیر نے چنوائے تھے تنکے
بن جائے نشیمن تو کوئی آگ لا دے

*

فراق گورکھ پوری

1896-1982

ذرا وصال کے بعد آئینہ تو دیکھ اے دوست
ترے جمال کی دوشیزگی نکھر آئی

*

وقار انبالوی

1896-1988

اسلام کے دامن میں اور اس کے سوا کیا ہے
اک ضربِ یداللّٰہی ، اک سجدۂ شبّیری

*

منّور لکھنوی

1897-1970

مری روش سے سمجھ لے نہ کوئی غیر مجھے
سنبھل کے پاؤں خود اپنے ہی گھر میں رہتا ہوں

اشک رامپوری

1897-1958

سکون موت کے پردے میں ڈھونڈنے والے
فنا کے بعد یہی زندگی نہ مل جائے

*

ابر احسنی گنوری

1897-1973

جامہ دوزی مری وحشت میں کوئی کیا کرتا
آستیں سلِ نہ چکی تھی کہ گریباں نکلا

*

رزمی صدیقی

1898-1960

وعدہ کرتے ہو مہربانی کا
کیا بھروسہ ہے زندگانی کا

*

عبدالحیٔ عارفی

1898-1986

تم آگئے ہو یا ہے تصّور نظر فریب
یا جان پڑ گئی ہے مرے انتظار میں

ڈاکٹر موہن سنگھ دیوانہ

1899-1984

تماشا دیکھنا مقصود تھا اپنی تباہی کا
وگرنہ چار تنکوں کے ہیں کیا معنی گلستاں میں

*

سیّد صادق حسین صادق

1898-1989

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب!
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اُڑانے کے لئے

*

تسکین قریشی

1899-1971

کھوئے ہوئے رہتے ہیں نہ دنیا ہے نہ دیں یاد
اے دوست! تری یاد میں کچھ ہم کو نہیں یاد

*

صوفی غلام مصطفٰی تبسّم

1899-1978

دیکھے ہیں بہت ہم نے ہنگامے محبت کے
آغاز بھی رسوائی ، انجام بھی رسوائی

پنڈت ہری چند اختر

1900-1958

کہا ہم اونٹ پر بیٹھیں ، کہا تم اونٹ پر بیٹھو
کہا کوہان کا ڈر ہے ، کہا کوہان تو ہو گا

*

حامد بھوپالی

1900-1960

یہ کس مقام پہ پہنچا دیا محبت نے
جہاں وصال بھی ہونے لگا گراں مجھ کو

*

حفیظ جالندھری

1900-1982

دیکھا جو کھا کے تیر کمیں گاہ کی طرف
اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

*

ارم لکھنوی

1900-1967

وہ یہ کہتے ہیں کہ جا اب رُست گاری ہو گئی
اے جنوں زنجیر یہ تو اور بھاری ہو گئی

ثاقب کان پوری

1900-1985

نکلا ہے اگر کام تو کچھ اہلِ جنوں سے
اربابِ خرد عشق میں کچھ کام نہ آئے

*

بہزاد لکھنوی

1901-1974

اے جذبۂ دل گر میں چاہوں ہر چیز مقابل آ جائے
منزل کے لئے دو گام چلوں اور سامنے منزل آ جائے

*

حیرت شملوی

1901-1964

جس کے آغوش ِ وفا میں پرورش پاتی رہی
موجِ مضطر نے اُسی ساحل کے ٹکڑے کر دیے

*

دُعا ڈبائیوی

1901-1982

کائنات دہر میں ہم پر ہی طاری ہے جمود
ورنہ ہر ذرّے کو سرگرمِ عمل پاتا ہوں میں

نیّر واسطی

1901-1982

اب بھی اک کوچے سے وابستہ ہے اک تلخ سی یاد
اب بھی اک راہ سے بھولے سے گزر جاتا ہوں

*

نہال سیوہاروی

1901-1951

کچھ اور اس سے سوا وسعتِ نظر یارب
تجلیات مہ و کہکشاں سے کھیل چکا

*

آنند نرائن ملّا

1901-1997

بھرم حُسنِ حقیقت کا کوئی کھلنے نہیں دیتا
نظر جب سامنے آئی ، تجلّی درمیاں رکھ دی

*

الم مظفر نگری

1901-1969

کسی بہار گذشتہ کی یادگار تو ہے
ہمارا باغِ تمنّا خزاں رسیدہ سہی

اثر صہبائی

1901-1963

پھر مطربِ بہار نے چھیڑا ربابِ عشق
پھر دل میں تیری یاد سے محشر بپا ہوا

*

محمد دین تاثیر

1902-1950

داورِ محشر ! میرا نامۂ اعمال نہ دیکھ
اس میں کچھ پردہ نشینوں کے بھی نام آتے ہیں

*

میکش اکبر آبادی

1902-1991

کیا تھا بادِ حوادث نے منتشر جن کو
سمٹ سمٹ کے وہی ذرّے کوہسار بنے

*

محسن اعظم گڑھی

1902-1975

آنکھ سے آنکھ لڑی شیشۂ دل شور ہوا
کس نے ٹکرا دیا پیمانے سے پیمانے کو

ذہین شاہ تاجی

1902-1978

کیا کوئی بزمِ حسیں زیرِ زمیں اور بھی ہے
پھول کیوں چاک جگر چاکِ گریباں نکلے

*

بسمل سعیدی ٹونکی

1902-1977

تمہاری جیسی شباہت کو ڈھونڈتا تھا
تمہاری شکل نہ دیکھی تھی جس زمانے میں

*

اسد ملتانی

1902-1959

ہر شخص بنا لیتا ہے اخلاق کا معیار
خود اپنے لئے اور زمانے کے لئے اور

*

بشیر درانی

1902-1960

کوئی گریاں قریبِ تربت ہے
زندگی پھر تری ضرورت ہے

عندلیب شادانی

1902-1969

دل کا ہر گوشہ تمہاری یاد سے آباد ہے
مجھ کو سب کچھ بھول جانے پر بھی سب کچھ یاد ہے

*

شاد عارفی

1903-1964

ہمارے ہاں کی سیاست کا حال مت پوچھو
گھری ہوئی ہے طوائف تماش بینوں میں

*

جرم محمد آبادی

1903-1980

روندے گئے ہیں پھول بھی کانٹوں کے ساتھ ساتھ
گلشن میں انقلاب سے کوئی بچا نہیں

*

شفیق جون پوری

1903-1963

ہر شے پہ ہے شباب تمہارے شباب سے
تم کیا حسیں ہوئے کہ خدائی حسیں ہوئی

شفیق کوٹی

1903-1976

ہم نے کانٹوں کو بھی نرمی سے چھوا ہے اکثر
لوگ بے درد ہیں پھولوں کو مسل دیتے ہیں

٭

جام نوائی بدایونی

1903-1981

کٹی ہو خیر سے زندانیوں پہ شب یارب
سحر اُداس یقیناً کسی سبب سے ہے

*

طالب باغپتی

1903-1984

صبح دم آج اس انداز سے گزری ہے نسیم
تم نے کچھ کان میں چپکے سے کہا ہو جیسے

*

جلیل قدوائی

1904-1996

خندۂ گل جو ہوا ختم تو میں نے دیکھا
باغ میں کچھ بھی نہ تھا گریۂ شبنم کے سوا

جمیل مظہری

1904-1979

اب تو دھوپ آ پہنچی جھاڑیوں کے اندر بھی
اب پناہ لینے کو تیرگی کہاں جائے

٭

چراغ حسن حسرت

1904-1955

غیروں سے کہا تم نے ،غیروں سے سنا تم نے
کچھ ہم سے کہا ہوتا ، کچھ ہم سے سنا ہوتا

*

سیّد ذوالفقار علی بخاری

1904-1975

اڑوں کہاں کہ ہوا میں بھی جال پھیلے ہیں
میں پر سمیٹ کے بیٹھا ہوں آشیانے میں

*

مجنوں گورکھپوری

1904-1988

مری ضد میں چمن کو بجلیوں نے خاک کر ڈالا
کہاں سے کنج میں پھولوں کی طرح آشیاں رکھ دی

شوکت تھانوی

1904-1963

جب وصل و جدائی میں تمیز نہیں رہتی
تب جا کے کہیں تیرا جلوہ نظر آتا ہے

*

ساغر نظامی

1905-1948

یہ بھی کسی غریب کے گھر کا دیا ہے زندگی
شام ہوئی جلا دیا، رات ہوئی بجھا دیا

*

اختر شیرانی

1905-1948

ایک ہی بستی میں ہیں ،آساں ہے ملنا آملو
کیا خبر لے جائے دورِ آسمانی پھر کہاں

*

رزم ردولوی

1905-1987

ہم نفس یہ عالمِ گم گشتگی کے راز ہیں
پا گیا منزل کو میں یا پا گئی منزل مجھے

محمد حسین لطیفی

1905-1959

وابستہ میری یاد سے کچھ تلخیاں بھی تھیں
اچّھا کیا جو مجھ کو فراموش کر دیا

*

فضا جالندھری

1905-1968

کبھی قافلے کے آگے کبھی قافلے کے پیچھے
نہ میں کارواں میں شامل نہ جدا ہوں کارواں سے

*

عبدالعزیز فطرت

1905-1967

شاید کوئی جمال ِ ازل کی جھلک ملے
ہم پھر سوادِ شہرِ نگاراں میں آئے ہیں

*

باقی صدیقی

1905-1972

داغ ِ دل ہم کو یاد آنے لگے
لوگ اپنے دیے جلانے لگے

گوپال مِتّل

1906-1993

ہے دھوپ مرے سر پہ مگر تُو بھی مری جاں
گرتی ہوئی دیوار کے سائے میں کھڑا ہے

*

حیدر دہلوی

1906-1958

چمن والوں سے مجھ صحرا نشیں کی بودو باش اچھی
بہار آ کر چلی جاتی ہے ویرانی نہیں جاتی

*

سیّد عابد علی عابد

1906-1971

دمِ رخصت وہ چُپ رہے عابد
آنکھ میں پھیلتا گیا کاجل

*

فضل احمد کریم فضلی

1906-1981

غمِ دوراں میں کہاں بات غمِ جاناں کی
نظم ہے اپنی جگہ خوب ، مگر ہائے غزل

ماہرالقادری

1906-1978

اک بار تجھے عقل نے چاہا تھا بھلانا
سو بار جنوں نے تری تصویر دکھا دے

*

حسرت ترمذی

1906-1977

جب یہ دنیا بے نیازِ خیرو شر ہو جائے گی
زندگی دشوار سے دشوار تر ہو جائے گی

*

باسط بھوپالی

وفات:1961

بارہا دیکھا ہے دل نے او مرے محشر خرام
خشر اُٹھا اور ترے قدموں میں شامل ہوگیا

*

انجم رضوانی

1907-1996

ابھی حوصلے جواں ہیں ،ہوئی ختم گو جوانی
کہ پڑی ہوئی ہیں دل کو وہی عادتیں پرانی

بیدل عظیم آبادی

1907-1982

قفس ٹوٹے نہ ٹوٹے،لذتِ کوشش تو ملتی ہے
پٹک لینے دو سر کو ، بال و پر سے کھیل لینے دو

*

سیّد اجتبیٰ حسین رضوی

ولادت:1908

دل دیا تھا تو تمنّا کو بھی بڑھنے دیتے
تم نے جلنے نہ دیا آگ لگا کر مجھ کو

*

حبیب احمد صدیقی

ولادت: 1908

گلوں سے اتنی بھی وابستگی نہیں اچھی
رہے خیال کہ عہدِ خزاں بھی آتا ہے

*

شاہ سوز جہاں پوری

1908-1896

یہ نگاہِ والہانہ ، یہ شبابِ ساحرانہ
تری زد میں آ نہ جائے کہیں گردشِ زمانہ

صبا اکبرآبادی

1908-1991

تمہیں سو رُخ نظر آئیں گے اپنے
میں آیئنہ ہوں اور ٹوٹا ہوا ہوں

*

مخدوم محی الدین

1908-1969

ابھی نہ رات کے گیسو کھلے نہ دل مہکا
کہو نسیمِ سحر سے ٹھہر ٹھہر کے چلے

*

بہار کوٹی

1908-1971

ہم نے کانٹوں کو بھی نرمی سے چھوا ہے اکثر
لوگ بے درد ہیں پھولوں کو مسل دیتے ہیں

،

عرش ملیسانی

1908-1979

ہم کو قفس سے حکمِ رہائی تو مل گیا
اُڑنے کے واسطے ہے مگر بال و پر کہاں

نسیم امروہوی

1908-1987

یہ انتظار نہ ٹھہرا کوئی بلا ٹھہری
کسی کی جان گئی آپ کی ادا ٹھہری

*

عبدالحمید عدم

1909-1976

دنیا ترے وجود کو کرتی رہی تلاش
ہم نے ترے خیال کو یزداں بنا دیا

*

کنور مہندر سنگھ بیدی سحر

1909-1998

دل کی دنیا جو اجڑتی ہے اُجڑ جانے دو
گھر یہ آباد ہوا کرتا ہے ویراں ہو کر

*

اختر انصاری دہلوی

1909-1988

یادِ ماضی عذاب ہے یا رب
چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

وامق جون پوری

1909-1998

پابندیوں میں تھے تو دکھاتے تھے معجزے
آزادیوں میں شعبدہ گر ہو کے رہ گئے

*

اسرارالحق مجاز

1909-1955

مجھے پینے دے ،پینے دے کہ ترے جامِ لعلیں میں
ابھی کچھ اور ہے ، کچھ اور ہے ، کچھ اور ہے ساقی

*

پرویز شاہدی

1910-1968

ہوائے تند میں یہ ریشمی خیمے نہ ٹھہریں گے
کہاں تک آزماؤ گے وفا داری طنابوں کی

*

ن۔م۔راشد

1910-1975

اے مری ہم رقص مجھ کو تھام لے
زندگی سے بھاگ کر آیا ہوں میں

روش صدیقی

1911-1971

نہ دیکھنے دیا کچھ مجھ کو شوقِ بے حد نے
ہزار پڑ گئے پردے جو اک حجاب اُٹھا

*

فوقی بدایونی انجم

1911-1995

اہلِ دل شدّتِ غم سے کبھی گھبراتے ہیں
اوس پڑتی ہے تو پھول اور نکھر جاتے ہیں

*

عبدالحفیظ نعیمی

ولادت:1911

اب تو آ جاؤ کہ سازِ زندگی میں کچھ نہیں
بس ایک تارِ نفس ہے وہ بھی ٹوٹا جائے ہے

*

فیض احمد فیض

1911-1984

اَور بھی دکھ ہیں زمانے میں محبت کے سوا
راحتیں اور بھی ہیں وصل کی راحت کے سوا

تابش دہلوی

1911-2004

ہجومِ شوق سے چلتا ہے سانس رُک رُک کر
قدم قدم پر مرا قافلہ ٹھہرتا ہے

*

نشور واحدی

1911-1981

تاریخِ جنوں یہ ہے کہ ہر دورِ خرد میں
اک سلسلۂ دار و رسن ہم نے بنایا

*

ساحر بھوپالی

1911-1958

نہ آیا جب پذیرائی کو دشت ِ وحشت
تو اپنے نقشِ پا پر آپ سجدہ کر لیا میں نے

*

شاہد صدیقی

1911-1962

جہا ں جہاں بھی رُکا ، وقت کے قدم بھی رُکے
مرا وجو د خود اپنی جگہ زمانہ تھا

گل زیب زیبا

ولادت:1911

خود اپنے کھیت جلادوں لگان مانگ کے دیکھ
میں جان دے دوں محبت میں جان مانگ کے دیکھ

*

حفیظ ہوشیارپوری

1912-1973

محبت کرنے والے کم نہ ہوں گے
تری محفل میں لیکن ہم نہ ہوں گے

*

جمیل نقوی

1912-1999

اپنے ہی شہر میں پھرتا ہوں ہراساں کب سے
دشتِ نادیدہ میں آوارہ غزالوں کی طرح

*

سراج الدین ظفر

1912-1972

اب کیا سنور سکیں گے ہم آوارگانِ عشق
صدیوں کے جبر نے تو سنوارا نہیں ہمیں

عارف عبّاسی بلیاوی

1912-1971

وہ تو کہیے کہ ترے غم نے بڑا کا م کیا
ورنہ مشکل تھا غمِ زیست گوارا کرنا

*

شنکر لال شنکر

1912-1951

اُٹھنے لگیں زمانے کی نظریں مری طرف
میں نے یہ کس کا نام لیا اضطراب میں

*

غریب سالکی

1912-1990

جو مرد تھے وہ گردشِ دوراں پہ چھا گئے
ہم شکوہ ہائے گردشِ دوراں میں رہ گئے

*

حیات امروہوی

1912-1946

زندگی کا ساز بھی کیا ساز ہے
بج رہا ہے اور بے آواز ہے

معین احسن جذبی

1912-2005

مرنے کی دعائیں کیوں مانگوں ، جینے کی تمنّا کون کرے
یہ دنیا ہو یا وہ دنیا اب خواہشِ دنیا کون کرے

*

شفا گوالیاری

1912-1968

شبِ فراق ایسے بھی حادثے گزرے
چراغ جلتے رہے اور روشنی نہ رہی

*

عمر انصاری

1912-2005

عجب ہیں لوگ کہ اک بھیڑ ہیں لگائے ہوئے
نہ راہ دیتے ہیں ہم کو نہ خود گزرتے ہیں

*

زیدی بدایونی عروج

1912-1987

گیا قریب جو پروانہ رہ گیا جل کر
جمال خاص حدوں تک جمال ہوتا ہے

آل احمد سرور

1912-2002

جو مست بادۂ عشرت ہیں ان کو کیا معلوم
کہ آہِ نیم شبی بھی تو ایک دولت ہے

*

راسخ عرفانی

1912-1990

بھرے گا اونچی اڑانوں سے جی ترا آخر
مری شکستہ منڈیروں سے رابطہ رکھنا

*

امتہ الروف نسرین

ولادت:1912

میں نے بے تاب ہو کے ہاتھ بڑھائے
اُس نے بے تاب ہو کے چوم لئے

*

نظم اکبر آبادی

1912-1984

دل بھی مل جائے گا ہمسائے سے ہمسائے کا
پہلے دیوار سے دیوار ملا لی جائے

میراجی

1912-1949

ہنسو تو ہنسے گی دنیا بیٹھ اکیلے رونا ہو گا
چپکے چپکے بہا کر آنسو دل کے دکھ کو دھونا ہو گا

*

متین نیازی

ولادت:1913

طوفاں سے بچ کے ڈوبی ہے کشتی کہاں نہ پوچھ
ساحل بھی اعتبار کے قابل نہیں رہا

*

اقبال عظیم

1913-2000

قاتل نے کس صفائی سے دھوئی ہے آستیں
اُس کو خبر نہیں کہ لہو بولتا بھی ہے

*

نجمی سکندرپوری

1913-1990

رکھتے ہیں کیسے اپنا بھرم کچھ پتا نہیں
جتنے سفید پوش ملے بے زباں ملے

مبارک مونگیری

1914-1988

جو کم نگاہ تھے وہی اہلِ نظر بنے
ہم کو ہمارے دیدۂ بینا سے کیا ملا

*

سکندر علی وجد

1914-1983

دل کی بستی عجیب بستی ہے
یہ اجڑنے کے بعد بستی ہے

*

جاں نثار اختر

1914-1976

یہ ٹھیک ہے کہ ستاروں پہ گھوم آئے ہم
مگر کسے ہے سلیقہ زمیں پہ چلنے کا

*

شفقت کاظمی

1914-1981

نئی بہار کا مژدہ بجا سہی لیکن
ابھی تو اگلی بہاروں کا زخم تازہ ہے

غلام ربّانی تاباں

1914-1993

غبارِ راہ چلا ساتھ یہ بھی کیا کم ہے
سفر میں اور کوئی ہم سفر ملے نہ ملے

*

شہید بدایونی

1914-1988

احساس تو ضرور تھا لیکن بہار میں
ہم احتیاط جیب و گریباں نہ کر سکے

*

نثار اٹاوی

1914-1974

ملتا ہے دل کو تیری گلی میں سکون سا
کیا اس زمیں پر فلکِ نیلگوں نہیں

*

قیوم نظر

1914-1989

آپ کیوں چھیڑتے ہیں دیپک راگ
شہر میں لگ رہی ہے خود ہی آگ

احسان دانش

1914-1882

یہ اُڑی اُڑی سی رنگت ،یہ کھلے کھلے سے گیسو
تری صبح کہ رہی ہے ،تری شام کا فسانہ

*

شعری بھوپالی

1914-1991

غضب ہے جستجوے دل کا یہ انجام ہو جائے
کہ منزل دور ہو اور راستے میں شام ہو جائے

*

شفیع منصور

ولادت: 1914

کوئی موتی سرِساحل نہیں لانے دیتا
دل بھنور ہے مجھے تہہ تک نہیں جانے دیتا

*

نازش حیدری

1914-1984

کسی کی پستیٔ کردار زیرِ بحث نہیں
وفا کی سطح پہ کچھ تجربے ضرور ہوئے

مجید امجد

1914-1974

میں روز اِدھر سے گزرتا ہوں کون دیکھتا ہے
میں جب اِ دھر سے نہ گزروں گا کون دیکھے گا

*

رئیس امروہوی

1914-1988

خاموش زندگی جو بسر کر رہے ہیں ہم
گہرے سمندروں میں سفر کر رہے ہیں ہم

*

قصری کان پوری

1914-1996

کوئی در ہو تو سکونت کا تصّور ابھرے
کوئی گھر ہو تو پتہ اپنا بتایا جائے

*

یوسف ظفر

1914-1972

گلشن کی شاخ شاخ کو ویراں کیا گیا
یوں بھی علاج ِ تنگیِ داماں کیا گیا

یزدانی جالندھری

1915-1990

شمع ہوگی صبح تک باقی نہ پروانے کی خاک
اہلِ محفل کی زباں پر داستاں رہ جائے گی

*

سیّد ضمیر جعفری

1916-1999

جس میں کبھی کبھی اُتر آتی تھی چاندنی
دیوار میں وہ روزنِ در بھی نہیں رہا

*

کرم حیدری

1915-1994

انا کی راکھ ہے لپٹی ہوئی چٹانوں سے
عجیب لوگ یہاں بود و باش کرتے رہے

*

علی جواد زیدی

1916-2004

اب نہ وہ شورشِ رفتار ، نہ وہ جوشِ جنوں
ہم کہاں پھنس گئے یارانِ سبک گام کے ساتھ

راز مراد آبادی

1916-1982

بچھڑ گئے ہیں کہاں ہم سفر خدا جانے
نقوشِ پا بھی نہیں گردِ کارواں بھی نہیں

*

خلش کلکتوی

1916-1994

سورج کی بڑھائی کا ہے احساس سبھی کو
ایسا بھی ستارہ ہے جو سورج سے بڑا ہے

*

کرّار نوری

1916-1990

رات آئی ہے ہم کدھر جائیں
کوئی گھر ہو تو ہم بھی گھر جائیں

*

شکیل بدایونی

1916-1970

زندگی آ تجھے قاتل کے حوالے کر دوں
مجھ سے اب خونِ تمنّا نہیں دیکھا جاتا

مہر اکبر آبادی

1916-1989

ستم کو میں نے ستم ، شب کو میں نے شب ہی کہا
زمانہ مجھ سے اسی بات پر تو برہم ہے

*

احمد ندیم قاسمی

1916-2006

جب بھی دیکھا ہے تجھے عالمِ نو دیکھا ہے
مرحلہ طے نہ ہوا تیری شناسائی کا

*

شور علیگ

1916-1994

رفو گری کی روایت تو کم سے کم ٹوٹی
میں سر سے تا بہ قدم پیرہن دریدہ سہی

*

اقبال صفی پوری

1916-1999

رہا یوں ہی نامکمّل غمِ عشق کا فسانہ
کبھی مجھ کو نیند آ گئی ، کبھی سو گیا زمانہ

جعفر طاہر

1917-1977

یہ تو نہیں کہ ہم پہ ستم ہی کبھی نہ تھے
اتنا ضرور تھا کہ وہ گفتنی نہ تھے

*

مسرت علی سرور

1917-1997

دریا پہ سویرے ہی کیا فرض نہانا ہے
ظالم تجھے پانی میں کیا آگ لگانا ہے

*

نجمہ تصدّق

ولادت:1917

آنا کسی کا آج بھی ممکن نہیں مگر
کیوں دیر سے سنگار کئے جا رہی ہوں میں

*

سلام سندیلوی

ولادت:1917

ہمیشہ دور کے جلوے فریب دیتے ہیں
ہے ورنہ چاند بیاباں کسی کو کیا معلوم

شان الحق حقّی

1917-2005

سمجھ میں خاک یہ جادو گری نہیں آتی
چراغ جلتے ہیں اور روشنی نہیں آتی

*

فارغ بخاری

1917-1997

ابھی تو ہم نفسوں کو ہے وہم چارہ گری
ہوئی نہ درد میں پھر بھی کمی تو کیا ہوگا

*

شاعر لکھنوی

1917-1989

صرف آنسو ہی جوابِ غمِ دوراں تو نہیں
اک تبسم سے بھی یہ فرض ادا ہوتا ہے

*

فاروق بشیر

ولادت: 1918

ذکرِ چمن بھی جرم ہے ، ذکرِ قفس بھی جرم
ہم گفتگو کریں بھی تو کیا گفتگو کریں

راغب مرادآبادی

ولادت: 1918

عتابِ دوست یقیناً عتاب ہے لیکن
کبھی کبھی یہی آرامِ جاں بھی ہوتا ہے

*

اختر ہوشیارپوری

1918-2007

تری تلاش ہے یا تجھ سے اجتناب ہے یہ
کہ روز ایک نئے راستے پہ چلتے ہیں

*

شمس زبیری

1918-1999

نہ جانے کیوں مری آنکھ میں آ گئے آنسو
کسی نے ہاتھ بڑھایا جو دوستی کے لئے

*

افسر ماہ پوری

1918-1995

جانے کب راہ میں پڑ جائے ضرورت افسر
ان کی یادوں کو بھی اسبابِ سفر میں رکھنا

جگن ناتھ آزاد

1918-2004

بہ فیضِ مصلحت ایسا بھی ہوتا ہے زمانے میں
کہ رہزن کو امیرِ کارواں کہنا ہی پڑتا ہے

*

حسرت جے پوری

1918-1999

جادۂ عشق کی شاید کوئی منزل ہی نہیں
زندگی ختم ہوئی اور سفر باقی ہے

*

مجروح سلطان پوری

1919-2000

میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر
لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

*

حنیف اسعدی

1919-2005

کیا مرتبہ ہے اُس تنِ عنبر سرشت کا
جس نے کبھی گلہ نہ کیا سنگ و خشت کا

احسن احمد اشک

1919-1993

یہاں تو جسم کا سودا ہے روح کیا شے ہے
ذرا سمجھ کے محبت کا کار و بار کرو

*

محبّ عارفی

ولادت:1919

وائے محرومیٔ پروازِ تخیل میری
ہر بلندی مرے پہلو میں اُتر آئی ہے

*

صفدر حسین

1919-1980

تم سر سے لے کر پاؤں تک اک موجِ رنگ ہو
حل ہو گئی بہار تمہارے شباب میں

*

درد اسعدی

1919-1990

ہر شخص راستے میں ہے پتھر لئے ہوئے
دیوانہ اتّفاق سے دیوانہ گر بھی ہے

خورشیدالاسلام

1919-2006

آسما ں توڑ کے آدم تو زمیں تک آیا
مہرو مہ گردشِ پرکار سے آگے نہ گئے

*

سروربارہ بنکوی

1919-1980

یہی لوگ ہیں ازل سے جو فریب دے رہے ہیں
کبھی ڈال کر نقابیں کبھی اوڑھ کر لبادہ

*

ظہیرکاشمیری

1919-1994

ہمیں خبر ہے ہم ہیں چراغِ آخرِشب
ہمارے بعد اندھیرا نہیں اُجالا ہے

*

خماربارہ بنکوی

1919-1999

گزرتا ہے ہر شخص چہرہ چھپائے
کوئی راہ میں آئینہ رکھ گیا ہے

نظرحیدرآبادی

1919-1963

ابھی تو قصۂ ہستی تمام ہونا ہے
مگر یہ کس نے پکارا ہے درمیاں سے مجھے

*

قتیل شفائی

1919-2001

یہ معجزہ بھی محبت کبھی دکھائے مجھے
کہ سنگ اُس پہ گرے اور زخم آئے مجھے

*

الطاف پرواز

1920-1992

میں ترے شہر میں تنہا ہوں نہ جانے کب سے
تُو نہ ہوتا تری دیوار کا سایہ ہوتا

*

فضل الٰہی بہار

ولادت:1920

تشنہ ٔ تکمیل اک مدت سے تھا ذوقِ جنوں
کام کچھ دوستوں کی سنگ باری کر گئی

ادیب سہارن پوری

1920-1963

ہزار باندھ لیے عقل و آگہی نے حصار
تیرا خیال نہ جانے کہاں سے آتا ہے

*

شارق میرٹھی

1920-1992

دیکھا تو وہی آگ لگانے میں لگے تھے
آئے تھے جو تخریب کے شعلوں کو بجھانے

*

انجم شادانی

ولادت:1920

جہاں جہاں بھی خلوص ِ وفا کا خون گرا
وہاں وہاں سے شجر سایا دار نکلے ہیں

*

شمیم ملیح آبادی

ولادت:1920

مجھے گماں نہ ہوا ان کی بے نیازی کا
کچھ اس ادا سے وہ بیگانہ وار گزرے ہیں

مسعود قریشی

1920-2004

سب نے حالات کا رخ دیکھ کے راہیں بدلیں
رہ گئے ایک ہمیں سنگِ گراں کی صورت

*

نخشب جارچوی

1920-1967

اشارتاً بھی نہ شکوے بیاں کئے ہوتے
سیے تھے ہونٹ تو آنسو بھی پی لیے ہوتے

*

کیف بھوپالی

1920-1991

آزاد بھکاری ہوں ،پیالہ نہیں رکھتا
تُو نین کٹوروں سے پلائے تو پلا دے

*

حافظ لدھیانوی

1920-1999

کشاکشِ غمِ دوراں نے ہم کو دیکھ لیا
کشاکشِ غمِ دوراں کو ہم بھی دیکھیں گے

نور بریلوی

1920-2001

جب کبھی اپنی رہائی کے لئے تڑپے اسیر
اور اونچی ہاتھ بھر دیوارِ زنداں ہو گئی

*

اختر انصاری اکبر آبادی

1920-1958

نہ جانے کون تھا وہ کس کی جستجو تھی اُسے
وہی تھا اُس کا بھی عالم جو حال میرا تھا

*

حسرت کاظمی

ولادت:1920

ایک کیکر کے شجر کی کیا ہوئی نشو و نما
دور تک کانٹوں کا گویا دشت سا بنتا گیا

*

رابعہ نہاں

1920-1997

وقت ہر غم کا مداوہ ہے مگر رہ رہ کر
دل میں اک درد جو اُٹھتا ہے یہ کیوں ہوتا ہے

انجم رومانی

1920-2001

کچھ اجنبی سے لوگ تھے کچھ اجنبی سے ہم
دنیا میں ہو نہ پائے شناسا کسی سے ہم

*

جمال سویدا

1920-1990

اس دورِ نارسیدہ کے بازار میں جمالؔ
اہلِ ہنر بھی اپنا ہنر ڈھونڈتے پھرے

*

اظہر ضمیر

1921-1995

ایک ہی شکل ہے سو رنگ سے دل میں آباد
ایک ہی عکس کے سو عکس کئے بیٹھے ہیں

*

ساحر لدھیانوی

1921-1980

اک شہنشاہ نے دولت کا سہارا لے کر
ہم غریبوں کی محبت کا اُڑایا ہے مذاق

علی احمد جلیلی

1921-2005

کمرا کسی مانوس سی خوشبو سے بسا ہے
جیسے کوئی اٹھ کر ابھی بستر سے گیا ہے

*

سلام مچھلی شہری

1921-1972

بس اک لطیف تبسّم ،بس اک حسیں نظر
مریضِ غم کی یہ حالت سنبھل تو سکتی ہے

*

عرش بھوپالی

1921-1977

کچھ تو ہوتا ہے حسینوں کو خود احساسِ جمال
اور کچھ عشق بھی مغرور بنا دیتا ہے

*

حبیب آروی

1921-1960

خزاں میں خشک شاخوں کی پرستش کر رہا ہوں میں
چمن والو محبت میں کہاں تک بات جا پہنچی

جوہرسعیدی

1921-1997

اک میکدے کی شام تو لکھ دو ہمارے نام
ہم بچ بچا کے گردشِ دوراں سے آئے ہیں

*

رضوان عزمی

ولادت:1921

مجھے صدمہ رہے گا عمر بھر اس بات کا عزمؔی
جسے میں دوست سمجھا تھا وہ مارِ آستیں نکلا

*

شکیل احمد ضیا

1921-1999

قرب کی لذتوں میں کھو جائیں
مختصر یہ ہے کہ آؤ سو جائیں

*

حفیظ میرٹھی

1922-2000

سمجھ کے سوچ کے ہم کو خوش آمدید کہو
ہمارے ساتھ مسائل کا قافلہ بھی ہے

احسن علی خاں

1922-1991

اُن کی رودادِ الم توریت و قرآں میں نہیں
اور بھی یوسف تھے جو بازار میں بیچے گئے

*

سیف الدین سیف

1922-1993

تھکی تھکی سی فضائیں ، بجھے بجھے تارے
بڑی اُداس گھڑی ہے ذرا ٹھہر جاؤ

*

سلیمان اریب

1922-1970

خبر نہیں ہے کسی کو بھی تشنگی کی مری
مجھے نہ ہاتھ لگاؤ کہ ٹوٹ جاؤں گا

*

محشر بدایونی

1922-1994

مجھے بھی ساتھ ہی لو مگر نہیں یارو
میں سست رَو ہوں تمہاری تھکن بڑھا دوں گا

لیث قریشی

ولادت:1922

میں نے کچھ دھوپ میں جلتے ہوئے چہرے دیکھے
پھر مجھے سایۂ دیوار نے سونے نہ دیا

*

وزیر آغا

1922-2010

کرنا پڑے گا اپنے ہی سائے میں اب قیام
چاروں طرف ہے دھوپ کا صحرا بچھا ہوا

*

فنا نظامی کانپوری

1922-1988

ترکِ تعلّقات کو اک عمر چاہیے
لیکن تمام عمر مجھے سوچنا پڑا

*

مقبول نقش

1922-2005

حسنِ جہدِ بقا نظر آیا
پھر سے سر سبز ہو رہا ہے درخت

ہیرانند سوز

1922-2002

عجیب ڈھنگ کا موسم تھا شہر میں اب کے
دلوں میں خوف تھا ، چہروں پہ بدحواسی تھی

*

عزیز حامد مدنی

1922-1991

طلسمِ خواب ِ زلیخاو دامِ بردہ فروش
ہزار طرح کے قصّے سفر میں ہوتے ہیں

*

حزیں صدیقی

1922-1995

میں آج یہ چہرے میں کیا دیکھ رہا ہوں
یہ عکس تو بالکل ترے چہرے کی طرح ہے

*

مضطر اکبر آبادی

ولادت:1922

چراغ کا ہونا تھا یہی دردناک انجام
اُسے ہوا نہ بجھاتی تو ہم بجھا دیتے

شوکت واسطی

ولادت:1922

ہم زندگی کی جنگ میں ہارے ضرور ہیں
لیکن کسی محاذ سے پسپا نہیں ہوئے

*

وجد چغتائی

1922-1993

دریچے بند رکھو ، ورنہ سانحا ہو گا
کھلے کواڑ تو گھر بھر کا سامنا ہوگا

*

ضیا جالندھری

ولادت:1923

صبح دم سوختہ سامان مسافر بھی گئے
پھر وہی ہم ، وہی تنہائی ، وہی حالِ زبوں

*

کیفی اعظمی

1923-2002

بس اک جھجک ہے یہی حالِ دل سنانے میں
کہ تیرا ذکر بھی آئے گا اس فسانے میں

عارف عبدالمتین

1923-2001

عکس اپنا دیکھنے کی آرزو مجھ کو بھی تھی
جھیل پر پہنچا تو پانی اُس کا تھا گدلا بہت

*

ارشد صدیقی

1923-2003

داغِ رخصت ہی مجھ کو کافی تھا
تم یہ آنکھوں میں اشک کیوں بھر لائے

ط

افضل منہاس

1923-1997

افضلؔ مری منزل تو مجھے مل کے رہے گی
ٹھوکر جو لگی ہے تو بہت تیز چلا ہوں

*

نیساں اکبرآبادی

ولادت:1923

ہمارے ساتھ اگر چل سکو تو آو چلو
ہماری راہ میں کوئی شجر نہیں آتا

ظہورنظر

1923-1981

وہ بھی شاید رو پڑے ویران کاغذ دیکھ کر
میں نے اس کو آخری خط میں لکھا کچھ بھی نہیں

*

عظیم مرتضٰی

1923-1983

اب امتیاز ظاہرو باطن بھی مٹ گیا
دل چاک ہو رہا ہے گریباں کے ساتھ ساتھ

*

اختر سعید خاں

1923-2006

زندگی چھین لے بخشی ہوئی دولت اپنی
تُو نے خوابوں کے سوا مجھ کو دیا بھی کیا ہے

*

اطہر ضیائی

ولادت:1923

نہ میں قفس ، نہ گلستاں ، نہ گھر میں زندہ ہوں
بس ایک حلقۂ دیوارو در میں زندہ ہوں

احمد راہی

1923-2002

خیال تھا ترے پہلو میں سکوں ہو گا
مگر یہاں بھی وہی اضطراب پیہم ہے

*

امید فاضلی

1923-2005

میں شہر میں کسے الزام ِ ناشناسی دوں
یہ حرف خود مرے کردار پر بھی آتا ہے

*

ایّوب صابر

1923-1989

زندگی! اے زندگی! اے غم کی ماری زندگی
اس قدر برہم تو پہلے تیرا شیرازہ نہ تھا

ط

مشتاق مبارک

ولادت:1924

دوست مرے خلوص کو اکثر
میرا احساسِ کم تری سمجھے

جمیل عظیم آبادی

ولادت:1924

جانے کیا کھٹکا لگا رہتا ہے ہر لمحہ مجھے
کان میں آہٹ ذرا آئی کہ ڈر جاتا ہوں میں

*

شاغل قادری

1924-1971

ہم جَور و ستم پر تو نہ خاموش رہیں گے
مانا کہ کٹھن مرحلۂ دارورسن ہے

*

نور بجنوری

1924-1996

جادو نگری ہے یہ پیارے ، آوازوں پر دھیان نہ دو
پیچھے مڑ کر دیکھ لیا تو پتھر کے ہو جاؤ گے

*

رفعت سلطان

1924-2007

غمِ حیات سے اتنی بھی ہے کہاں فرصت
کہ تیری یاد میں جی بھر کے رو لیا جائے

فداخالدی

1924-2001

نہ جانے کتنے پتنگوں کو کر دیا بے نور
چراغ کس نے جلایا ہے روشنی کے لئے

*

نازش پرتاب گڑھی

1924-1981

اب تک مری زبان پہ ہے لبیک کی صدا
کیا جانے کس طرح مجھے آواز دی گئی

*

وشوا ناتھ درد

ولادت:1924

ترے خیال سے قائم ہے زندگی کا جمال
یہ اور بات ہے اب تجھ سے دوستی نہ رہی

*

ادا جعفری

ولادت:1924

ہونٹوں پہ کبھی ان کے مرا نام نہ آئے
آئے تو سہی ، برسرِ الزام ہی آئے

منظور عارف

1924-1980

قفس میں تھے تو روزن تک نہیں تھا
ہوئے جب دفن تو بارہ دری تھی

*

صادق نسیم

ولادت:1924

جو چاند ہے سینے میں کسی نے نہیں دیکھا
تارے تو سبھی کو سرِ مژگاں نظر آئے

*

شاد امرتسری

1924-1966

اے عالمِ واماندگیٔ قافلۂ شوق
اب ذوقِ سفر ہے نہ وہ آوازِ جرس ہے

*

ضحیٰ آروی

1924-1999

عمر تمام ہو گئی فکرِ فضول میں ضحیٰ
وحشتِ دل کو کیا کروں ، شورشِ سر کو کیا کروں

ناصر کاظمی

1925-1972

یہ سانحہ بھی محبت میں بار ہا گزرا
اُس نے حال بھی پوچھا تو آنکھ بھر آئی

*

فہیم اعظمی

1925-2004

اپنی تنہائی کا احساس مٹانے کے لئے
گھر کے دروازے کو تھوڑا سا کھلا رکھا ہے

*

صمد انصاری

1925-1995

کیوں ہاتھ میں تیرے مجھے پتھر نظر آیا
دیوانہ اگر تھا تو میں اوروں کے لئے تھا

*

صلاح الدین ندیم

1925-2004

بس اپنے سائے میں سستا رہا ہوں مدت سے
کہ اس سفر میں کوئی دوسرا نہیں ملتا

خاطر غزنوی

1925-2008

جب اُس زلف کی بات چلی
ڈھلتے ڈھلتے رات ڈھلی

*

کلیم احمد عاجز

ولادت:1925

دامن پہ کوئی چھینٹ ، نہ خنجر پہ کوئی داغ
تم قتل کرو ہو کہ کرامات کرو ہو

*

خالد علیگ

1925-2007

وہی ایک بات تھی گفتنی ، وہی ایک بات شنیدنی
جسے میں نے تم سے کہا نہیں ، جسے تم نے مجھ سے سنا نہیں

*

کرشن بہاری نور

1925-2003

اتنے حصّوں میں بٹ گیا ہوں میں
میرے حصّے میں کچھ بچا ہی نہیں

پروفیسر ضیا علیگ

ولادت:1925

کتنے ہی اندھیرے ہوں ضؔیا راہِ وفا میں
لیکن مجھے سورج کے نکلنے کا یقیں ہے

*

ساقی امروہوی

1925-2005

صرف وقتی سکون ملتا ہے
پیاس بجھتی نہیں ہے پانی سے

*

غنی دہلوی

ولادت:1925

کبھی ظلمتِ تجسّس کبھی ظلمت ِ تجلّی
ترے قربِ دوستی میں بڑے فاصلوں سے گزرا

*

شہرت بخاری

1925-2001

مہرباں ہو ہی گئے ہو تو ندامت کیسی
آ گئے ہو تو نہ آنے کی وضاحت کیسی

جمیل نظر

1925-1993

ان آندھیوں کو خبر کیا کہ زندگی کیا ہے
گرا شجر تو پرندے کا گھونسلا بھی گیا

،

مبارک احمد

ولادت:1925

اب شگافوں میں تجھے جھانکے گا تجھے مستقبل
یہ رہا سر مرا اور یہ رہی دیوار تری

*

ڈاکٹر وحید قریشی

ولادت:1925

غم کے ہاتھوں شکر خدا ہے عشق کا چرچا عام نہیں
گلی گلی پتھر پڑتے ہوں ہم ایسے بدنام نہیں

ط

جمیل الدین عالی

ولادت:1926

کچھ ان کی جستجو ہے نہ کچھ اپنی گفتگو
یہ کیا بنا دیا ستمِ روزگار نے

صادق القادری

1926-1957

کچھ نہ کچھ اس میں حقیقت بھی ہوا کرتی ہے
لوگ جس بات کو افسانہ بنا دیتے ہیں

،

رئیس فروغ

1926-1982

عشق وہ کارِ مسلسل ہے کہ ہم اپنے لئے
ایک لمحہ بھی پس انداز نہیں کر سکتے

*

سعادت نظیر

ولادت:1926

بس اتنا یاد ہے مجھ کو کہ برق چمکی تھی
پھر اس کے بعد چمن تھا نہ آشیانہ تھا

*

مغیث الدین آفریدی

ولادت:1926

تیغ کس کے ہاتھ میں تھی کون تھا سینہ سپر
یہ کہانی آج سن لو ، وہ کہانی بھر سہی

اختر عام صدیقی

ولادت:1926

یہ بھی کیا کم ہے کہ دشمن نے جلا کر ہر کتاب
اک ورق سہواً مری تاریخ کا رہنے دیا

*

کیف بنارسی

1926-2003

اب ان کی یاد بھی نہیں وجہ سکونِ دل
لائی کہاں یہ گردشِ شام و سحر مجھے

*

ساحر صدیقی

1926-1959

تم کو کس نام سے پکاریں ہم
آج تک یہ بھی فیصلہ نہ ہوا

*

شاہد عشقی

1926-2006

شہر میں نکلو تو ہنگامہ کہ ہر ذات ہے گم
ذات میں اترو تو اک عالمِ تنہائی ہے

پیام شاہ پوری

1926-2005

کس پر کھلے کسی کی حقیقت کہ آج کل
ہر آدمی ہے خول کے اندر چھپا ہوا

*

حمایت علی شاعر

ولادت:1926

الزام اپنی موت کا موسم پہ کیوں دھروں
میرے بدن میں میرے لہو کا فساد کا

*

حیرت الہ آبادی

1926-2006

کوئی تبدیلی ہوئی ہے میری حالت میں ضرور
مجھ کو اپنوں نے نہ پہچانا تو اندازہ ہوا

*

اشعر ملیح آبادی

1926-1950

گو کارواں کے ساتھ تو چلنا محال تھا
حسرت بھری نظر سے مگر دیکھتے رہے

احمد ظفر

1926-2001

نہ جانے کون سی منزل ہے یہ شعورِ حیات
کہ گمرہی بھی جہاں راستہ دکھاتی ہے

*

شہاب اشرف

1926-1988

چھوڑا نہ تیری یاد نے اک لمحہ دل کا ساتھ
ہم تجھ سے بے خبر رہے یہ اور بات ہے

*

سرشار صدیقی

ولادت:1926

اب دشتِ بے اماں ہی میں شاید ملے پناہ
گھر کی کھلی فضا میں تو بڑھنے لگی گھٹن

*

نعیم حسن

1927-1991

بامِ خورشید سے اترے کہ نہ اُترے کوئی صبح
خیمۂ شب میں بڑی دیر سے کہرام تو ہے

سرورانبالوی

ولادت:1927

بازار میں ہے گریہ کناں آج کی تہذیب
فٹ پاتھ پہ ماں پھینک گئی لختِ جگر کو

*

عبدالعزیز خالد

ولادت:1927

سنی اُمِ معبد سے تعریف تیری
بہت تم سے ملنے کو جی چاہتا ہے

*

عرش صدیقی

1927-1997

سب سے پیچھے رہ گیا ہوں اس سفر میں عمر بھر
میں سفر میں ہر کسی کو راستہ دیتا رہا

*

باقر مہدی

1927-2006

زمانہ گزرے گا ٹوٹیں گے سینکڑوں رشتے
پھر ایک شخص فسانہ مرا سنائے گا

اصغر گورکھپوری

1927-1981

سنگساری ہے یہاں شیشہ گری کی اُجرت
کیسے اس شہر میں آ ئینہ بنائے کوئی

*

محمد علوی

ولادت:1927

جام میں اپنا ہی چہرہ نظر آیا ہم کو
ہم تو سمجھے تھے یہاں لال پری رہتی ہے

*

فرید جاوید

1927-1977

گفتگو کسی سے ہو تیرا دھیان رہتا ہے
ٹوٹ ٹوٹ جاتا ہے سلسلہ تکلّم کا

*

قمر جمیل

1927-2000

میں سوچ رہا ہوں کہ تری یاد سے پوچھوں
یہ پھول یہ شاخوں پہ دیے کس نے جلائے

ابنِ انشا

1927-1978

کل چودھویں کی رات تھی ، شب بھر رہا چرچا ترا
کچھ نے کہا یہ چاند ہے کچھ نے کہا چہرہ ترا

*

جمال پانی پتی

1927-2005

دل کو ہر یورشِ دوراں سے بچائے رکھنا
یہ دیا تیز ہواؤں میں جلائے رکھنا

*

نجمی نگینوی

ولادت:1927

بے تابیاں سمیٹ کر سارے جہان کی
جب کچھ نہ بن سکا تو میرا دل بنا دیا

*

شفق بھاگل پوری

ولادت:1927

ہمارے کام آخر آگیا جوشِ جنوں ورنہ
خرد کی رہبری میں ہم خدا جانے کہاں جاتے

نظر سیہوروی

ولادت:1927

زاہد نہ چھیڑ رحمتِ یزداں کی گفتگو
ہم کر رہے ہیں تجزیۂ اہرمن ابھی

*

احمد ہمدانی

ولادت:1927

جرم اپنا شب کی چادر میں چھپا کر لے گیا
لاش بھی مقتول کی قاتل اٹھا کر لے گیا

*

روشن نگینوی

1927-1989

اس سے پہلے کہ جفاؤں پہ کریں ہم تنقید
دیکھنا یہ ہے کہ اربابِ وفا ہیں کتنے

*

خلیل الرحمٰن اعظمی

1927-1978

وہ لوگ اب کہاں ہیں ، وہ چہرے کدھر گئے
اے حسن ِ شہر کس کی تجھے بد دعا لگی

عاصی کرنالی

ولادت:1927

مرسم ترک ہوجائیں تو کیا دیدار کی خواہش
جسے دل میں نہیں رکھا اسے آنکھوں میں کیا رکھنا

*

عطاالرّحمن جمیل

ولادت:1927

تمہاری بزم سے اُٹّھے جو ہم تو حال زدہ
کبھی جواب کے مارے کبھی سوال زدہ

*

معراج فیض آبادی

ولادت:1927

اپنے کعبہ کی حفاظت ہمیں خود کرنی ہے
اب ابابیلوں کا لشکر نہیں آنے والا

*

سلیم احمد

1927-1983

تنہا کوئی ملے تو کریں دل کی بات بھی
ہر آدمی کے ساتھ ہے سایہ لگا ہوا

نریش کمار شاد

1927-1969

زندگی گوش بر آواز ہوئی ہے جب سے
ہر نفس پر تری آہٹ کا گماں ہوتا ہے

*

ابنِ الحسن

1927-1994

زندگی ہے وقت کٹ جانے کا نام
ہو بھی جاتی ہے بہر صورت بسر

*

ساغر صدیقی

19281974

زندگی جبرِ مسلسل کی طرح کاٹی ہے
جانے کس جرم کی پائی ہے سزا یاد نہیں

*

حبیب جالب

1928-1993

اک ہمیں آوارہ کہنا ،کوئی بڑا الزام نہیں
دنیا والے دل والوں کو اور بہت کچھ کہتے ہیں

کلیم عثمانی

1928-2000

اپنے لئے تو سب ہی جیتے ہیں اس جہاں میں
ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا

*

حبیب امروہوی

1928-1999

ہاتھوں کو جبر و قدر کی ڈوری میں باندھ کر
کٹھ پتلیوں کی صف میں کھڑا کر دیا گیا

*

انوار عالم صدیقی

ولادت:1928

باقی ابھی ہے کرب کا اک اور مرحلہ
محسوس جو کیا ہے اُسے سوچنا بھی ہے

*

منیر نیازی

1928-2006

آواز دے کے دیکھ لو شاید وہ مل ہی جائے
ورنہ یہ عمر بھر کا سفر رائیگاں تو ہے

آفاق صدیقی

ولادت:1928

دکھ ہم نے کڑی دھوپ میں کیا کیا نی اُٹھائے
اَنجان ہیں پھر بھی تری دیوار کے سائے

*

عارف جلالی

ولادت:1928

خود اپنی ہی مستی ہے جس نے مچائی ہے ہلچل
نشہ شراب میں ہوتا تو ناچتی بوتل

*

توصیف تبسّم

ولادت:1928

صبح تک طلعتِ مہتاب نے پاگل رکھا
رات رخصت ہوئی لے کر سبھی جادو اپنے

*

جمیل ملک

1928-2001

پیچ در پیچ سلسلہ دل کا
مجھے تیری تجھے کسی کی تلاش

زیب غوری

1928-1985

ہوا چلی تھی ہر اک سمت اس کو پانے کی
نہ کچھ بھی ہاتھ لگا گردِ جستجو کے سوا

*

رسا چغتائی

ولاوت:1928

ترے آنے کا انتظار رہا
عمر بھر موسمِ بہار رہا

*

وحیدہ نسیم

1928-1996

وہی بد نصیب ذرّے ہیں غبار اب زمیں کا
کبھی ٹوٹ کر گرے تھے جو فرازِ آسماں سے

*

ناصر کاسگنجوی

1928-2001

ڈھل گئی شام تو اکثر یہ دھو کا گزرا
جیسے آہٹ ہوئی تیری تیرا سایا گزرا

سجاد باقر رضوی

1928-1992

خواہش پہ مجھے ٹوٹ کے گرنا نہیں آتا
پیاسا ہوں مگر ساحلِ دریا پہ کھڑا ہوں

*

صابر براری

1928-1906

وارفتگیٔ شوق کا عالم تو دیکھیے
خَم ہے جبیں وہاں بھی جہاں آستاں نہیں

*

شبنم رومانی

1928-2009

اب کے بارش ایک ساتھی دے گئی
ایک چہرہ بن گیا دیوار پر

*

اجمل نیازی

ولادت:1928

عہدِ غفلت میں مجھے مثلِ سحر بھیجا گیا
دیر تک سوئے ہوئے لوگوں کے گھر بھیجا گیا

مسرور جالندھری

ولادت:1929

چڑیوں کے قتلِ عام میں مشغول تھا کوئی
پیڑوں پہ رات بھر صفِ ماتم بچھی رہی

*

حسن عابدی

1929-2005

فریب ِ ہمسفری نے یہ دن دکھایا ہے
ہمارے سر پہ نہ اب دھوپ ہے نہ سایا ہے

*

اقبال حیدری

1929-2000

جب برملا کہنے کی یہاں رسم نہیں ہے
پھر کس لیے تم پرسشِ حالات کرو ہو

*

عثمان رمز

1929-1998

آگ سوکھے ہوئے جنگل میں بھڑک اُٹھے گی
ایک چنگاری کو کیوں اتنی ہوا دیتے ہو

راز الہ آبادی

1929-1996

آشیاں جل گیا گلستاں لٹ گیا ہم قفس سے نکل کر کہاں جائیں گے
اتنے مانوس صیاد سے ہو گئے اب رہائی ملے گی تو مر جائیں گے

*

احمد شمیم

1929-1982

پیڑ جھک جائے نہ ہمسائے کے آنگن کی طرف
خوف ایسا تھا شجر کو بے ثمر کرنا پڑا

*

واصف علی واصف

1929-1993

چلے ہو ساتھ تو ہمت نہ ہارنا واصفؔ
کہ منزلوں کا تصور میرے سفر میں نہیں

*

مظہر امام

ولادت:1930

کوئی دیوار تو حائل تھی کہ ہم تم برسوں
ایک ہی گھر میں رہے پھر بھی شناسا نہ ہوئے

مصطفیٰ زیدی

1930-1970

انہیں پتھروں پہ چل کے اگر آ سکو تو آؤ
میرے گھر کے راستے میں کوئی کہکشاں نہیں ہے

*

خالد محمود عارف

ولادت:1930

مرنے والے تو ٹھکانے لگ گئے
زندہ لاشوں کو کہاں لے جائیں ہم

*

رحمت اللہ خان

1930-2005

ڈھلتے ہوئے سورج نے کرشمہ یہ دکھایا
ہر سایا مرے شہر میں پیکر سے بڑا ہے

*

ارشد کاکوی

1930-1963

راہِ حیات یوں تو بہت خار زار ہے
تم ساتھ دے سکو تو سفر خوش گوار ہے

محبوب خزاں

ولادت:1930

میرے دشمن تری دیوار مرا سایا ہے
اپنے سائے سے ترے گھر کو بچاؤں کیسے

*

فضا اعظمی

ولادت:1930

تخریبِ گلستاں میں برابر کے تھے شریک
بے وجہ بدگماں ہوئے دورِ خزاں سے ہم

*

اسد بھوپالی

وفات:1990

بنا کے قوسِ قزح لوچ دار بانہوں سے
وہ اُٹھ گئے مری آغوش کی پناہوں سے

*

نظیر صدیقی

1930-2001

محروم ہم ہیں سایۂ دیوار سے تو کیا
وہ بھی ہیں جن کے ہاتھ سے تلوار چھن گئی

مظہر عارف

ولادت:1930

نہ سمت ہی متعیّن ، نہ راستہ معلوم
نئی صدی کا مسافر ابھی غبار میں ہے

*

عطا شاد

1930-1992

کسی کی چال نے نشے کا رس کشید کیا
کسی کا جسم تراشا گیا شرابوں سے

*

انجم اعظمی

1931-1990

میں ترکِ عشق کروں ایسی کیا پڑی افتاد
لہو رگوں میں ابھی اتنا سرد بھی تو نہیں

*

احمد فراز

1931-2008

دن کے ڈھلتے ہی اجڑ جاتی ہیں آنکھیں ایسے
جس طرح شام کو بازار کسی گاؤں میں

مہتاب ظفر

1931-1992

آج اک بستی کو آنکھیں دیکھتی ہی رہ گئیں
لوگ چل پھر تو رہے تھے کوئی بھی زندہ نہ تھا

*

سیّد مظفر احمد ضیا

1931-2001

کسی کا تاج گرا تھا نہ جانے کس کو ملا
یہاں تو لوگ نظر آرہے ہیں خاک بسر

*

قابل اجمیری

1931-1962

وقت کرتا ہے پرورش برسوں
حادثہ ایک دم نہیں ہوتا

*

صہبا اختر

1931-1996

دیتا ہے مجھ کو ترکِ محبت کے مشورے
ترے سوا بھی ہے کوئی دل میں چھپا ہُوا

احسن زیدی

1931-1993

مکاں کے سارے دریچے کھلے رکھو احسنؔ
نہ جانے کون سی جانب سے روشنی آئے

*

جون ایلیا

1931-2003

یہ مجھے چین کیوں نہیں پڑتا
ایک ہی شخص تھا جہان میں کیا

*

حمید کوثر

1931-2004

جن کو آتا ہے محبت کا سلیقہ کوثر
دوستی میں بھی وہ اک حدِ ادب رکھتے ہیں

*

شجاعت حسین بزم

ولادت:1931

ہماری چپ سے زبانیں تو چپ نہیں ہوں گی
یہی سکوت مرتب کرے گا افسانے

غلام غوث غم

1931-2007

ایک در گر بند ہو تو اور کُھلتے ہیں ہزار
خود کو کمتر جان کر آنسو بہانہ ہے فضول

*

شمیم دہلوی

1932-1989

ہم نے جب جادۂ وحشت میں قدم رکھا تھا
دور تک ساتھ خرد آئی تھی سمجھانے کو

*

سعید احمد اختر

ولادت:1932

پت جھڑ نے کھینچ لی ہے درختوں کی خال بھی
تم رو رہے ہو لالہ و گل کی قباؤں کو

*

شہزاد احمد

ولادت:1932

کوئی چہرہ ترے قابل نہیں ہونے پاتا
تیرے آئینے میں ہر شکل بگڑ جاتی ہے

منظر ایوبی

ولادت:1932

کل بھی لگتی تھیں ، صداقت کے لبوں پہ مہریں
حق پرستوں ک لئے دار و رسن آج بھی ہے

*

ظفر اقبال

ولادت:1932

کاغذ کے پھول سر پر سجا کر چلی حیات
نکلی بیرونِ شہر تو بارش نے آ لیا

*

محسن بھوپالی

1932-2007

نیرنگیٔ سیاستِ دَوراں تو دیکھیے
منزل انہیں ملی جو شریکِ سفر نہ تھے

*

جاوید شاہین

ولادت:1932

بہت مزے میں رہے سارے سرنگوں پودے
ہوائے تیز کی زد میں شجر اکیلا تھا

اقبال ساجد

1932-1988

آج کے دن بھی مرا رزق نہ مجھ پر اترا
آج کے دن بھی پڑوسی مرے رازق ٹھہرے

*

شکیب جلالی

19321966

اک یاد ہے کہ دامنِ دل چھوڑتی نہیں
اک بیل ہے کہ لپٹی ہوئی ہے شجر کے ساتھ

*

کنور اطہر علی

ولادت:1933

وہ عشق جو ہم سے روٹھ گیا اب اس کا حال بتائیں کیا
کوئی مہر نہیں کوئی قہر نہیں پھر سچا شعر سنائیں کیا

*

اختر حسین جعفری

1932-1992

چلی صبا تو پہاڑوں نے راستہ نہ دیا
جواں ہوئیں تو گھروں سے نہ لڑکیاں نکلیں

تنویر سپرا

1933-1993

اے رات! مجھے ماں کی طرح گود میں لے لے
دن بھر کی مشقت سے بدن ٹوٹ رہا ہے

*

اسحاق اطہر

ولادت:1933

تازہ ہوا کے حرص میں زندانیان شہر
اتنے نہ در بناؤ کہ دیوار گر پڑے

*

شاذ تمکنت

1933-1985

صدمۂ ہجر میں تُو بھی ہے برابر کا شریک
یہ الگ بات تجھے تابِ شکیبائی ہے

*

اطہر نفیس

1933-1980

یہ دھوپ تو ہر رخ سے پریشان کرے گی
کیوں ڈھونڈ رہے ہو کسی دیوار کا سایا

رضی اختر شوق

ولادت:1933

ایک پتھر ادھر آیا ہے تو اس سوچ میں ہوں
میری اس شہر میں کس کس سے شناسائی ہے

*

زہیر کنجاہی

ولادت:1933

مٹ جائے کرچیوں میں نہ تیرا وجود بھی
مجھ کو نہ توڑ دیکھ ترا آئینہ ہوں میں

*

احمد مشتاق

ولادت:1933

کیسے اس ہجر کی بستی میں گزارا ہو گا
پانی اچھا ہے یہاں کا نہ ہوا اچھی ہے

*

حاصل مرادآبادی

ولادت:1933

گھر کے آنگن میں گرے سنگ تو معلوم ہو ا
پیڑ جو ہم نے لگایا تھا ثمر لے آیا

محسن احسان

ولادت:1933

میں تری آنکھ سے ٹپکا ہوا اک آنسو ہوں
تُو جو چاہے تو بکھرنے سے بچا لے مجھ کو

*

پرتو روہیلہ

ولادت:1933

عدو نے مسندِ الفت پہ تمکنت پائی
تری گلی میں ہم کھڑے خراب ہوتے رہے

*

مظفّر وارثی

1933-2011

گرتی ہوئی دیوار کا ہمدرد ہوں لیکن
چڑھتے ہوئے سورج کی پرستش نہیں کرتا

*

منظر حسین رزمی

1934-1993

سرگشتۂ خمار تھے جاگے نہ خواب سے
اہلِ طرب کو وقت نے آواز دی تو تھی

مرتضیٰ برلاس

ولادت:1934

اس بلندی سے مجھے تُو نے نوازا کیوں تھا
گر کے میں ٹوٹ گیا کانچ کے برتن کی طرح

*

ظفر اکبرآبادی

ولادت:1934

رہے تجھی کو مبارک یہ تیرا شیش محل
بہت سکو ں مرے ٹوٹے ہوئے مکان میں ہے

*

منصور عاقل

ولادت:1934

روز روز کے طوفاں آئے دن کے ہنگامے
خود جلا دیا آخر ہم نے آشیاں اپنا

*

سہیل غازی پوری

ولادت:1934

یہ دیکھنا ہے کہ منزل کی جستجو میں غبار
ہمارے ساتھ کہاں تک سفر میں رہتا ہے

رفعت القاسمی

ولادت:1934

جنوں تمام ہوا، عشق نا تمام رہا
دلوں کی راکھ سمیٹیں کہ چشمِ تر دیکھیں

*

اختر لکھنوی

1934-1995

رہِ حیات میں یہ حادثہ تو ہونا تھا
کسی مقام پہ اس کو جدا تو ہونا تھا

*

یوسف جاوید

ولادت:1934

ہمارے واسطے کھولے گا کون دروازہ
ہم آہٹوں کی طرح ہیں نہ دستکوں کی طرح

*

سحاب قزلباش

1934-2004

ہمارے پھول ہمارے چمن ہماری بہار
ہمیں کو جا نہیں ملتی ہے آشیانے میں

سلیم شاہد

1934-2004

قید میرے جسم کے اندر کوئی وحشی نہ ہو
سانس لیتا ہوں تو آتی ہے صدا زنجیر کی

*

سیف زلفی

1934-1991

زلفی گلی میں آج بہت تیز ہے ہوا
اس کاغذی بدن کو نہ باہر نکالیے

*

کوثر نیازی

1934-1994

کور چشموں نے اُسی شخص کو اندھا سمجھا
بانٹتا پھرتا تھا جو شہر میں کوثر آنکھیں

*

وحید اختر

ولادت:1935

گمان و شک کے دروازے پر ہم سے آ کے ملے
وہ قافلے جو کبھی منزلِ یقیں سے ملے

منّور سلطانہ

1935-1990

اُٹھا کر آئینہ پہلے اپنی طرف دیکھیں
بڑے آئے مرا چاکِ گریباں دیکھنے والے

*

اکبر حمیدی

1935-

ایسے میں تجھے چھوڑ کے جاؤں گا نہیں ماں
جو گزرے گی جھیلوں گا ، مگر گھر میں رہوں گا

*

عالم تاب تشنہ

1935-1991

یہ اک اشارہ ہے آفاتِ ناگہانی کا
کسی جگہ سے پرندوں کا کوچ کر جانا

*

ظفر گورکھپوری

ولادت:1935

نیزے پہ رکھ کے اور مرا سر بلند کر
دنیا کو اک چراغ تو جلتا دکھائی دے

نکہت بریلوی

ولادت:1935

درد سے کب نجات پائی ہے
دن گیا ہے تو رات آئی ہے

ط

خاقان خاور

1935-2001

کیوں کاٹ رہے ہو مجھے بیکار سمجھ کر
بے پھل ہی سہی سایہ تو پھیلاؤں گا میں بھی

*

بشارت نواز

ولادت:1935

جدھر بھی پاؤں بڑھاؤں زمین ہٹ جائے
گھرا ہوا ہوں عجب سحرِ ناگہانی میں

*

عنایت علی

ولادت:1935

میری بے چارگیٔ شوق مجھے لے ڈوبی
مرا سایہ ہی مرا مدّ ِمقابل نکلا

عنوان چشتی

1937-2004

سکونِ دل ہی نہیں حاصلِ حیات اے دوست
شکستِ دل بھی ضروری ہے آدمی کے لیے

*

صدیق افغانی

1935-1995

خندق میں جان بچ گئی خطرہ بھی ٹل گیا
لیکن سرِ خمیدہ سے دستار گر پڑی

*

آفاق جعفری

1935-1995

فرازِ دار تک آئے تو ہم نے جانا ہے
جہاں میں سب سے ہے سنگین جرم بینائی

*

انور مسعود

ولادت:1935

اس وقت وہاں کون دھواں دیکھنے جائے
اخبار میں پڑھ لیں گے کہاں آگ لگی ہے

احسان اکبر

ولادت:1935

دل کس طرح تیرے آ جانے کو آنا جانے
تو جو ملنے کو فقط ہاتھ ملانا جانے

*

سبط علی صبا

1935-1980

دیوار کیا گری مرے خستہ مکان کی
لوگوں نے میرے صحن میں رستے بنا لیے

*

مشفق خواجہ

1935-2005

چند لمحوں کی رفاقت بھی غنیمت ہے کہ پھر
چند لمحوں میں یہ شیرازہ بکھر جائے گا

*

سیّدہ حنا

ولادت:1935

کیسا عجیب شہر تھا کتنے عجیب لوگ
آنکھیں تو تھیں پہ منہ میں کسی کے زباں نہ تھی

آفتاب اقبال شمیم

ولادت:1936

عشق میں یہ مجبوری تو ہو جاتی ہے
دنیا غیر ضروری تو ہو جاتی ہے

*

گلزار

ولادت:1936

شام سے آنکھوں میں نمی سی ہے
آج پھر آپ کی کمی سی ہے

*

عشرت رومانی

ولادت:1936

وقت کی شاخ سے ٹوٹا ہوا زخمی پتّا
کتنی گُم گشتہ بہاروں کا پتا دیتا ہے

*

نثار اکبرآبادی

1936-2004

پھر کیوں ہے غریبوں کے مکانوں میں اندھیرا
یہ چاند اگر سارے زمانے کے لیے ہے

شیر افضل جعفری

وفات:1989

لازم ہے رہیں پیشِ نظر غیب و حضور
دونوں عالم کی خبر ہو تو غزل ہوتی ہے

*

اعجاز رحمانی

ولادت:1936

غریبِ شہر ترستا ہے اک ردا کے لیے
چڑھی ہوئی ہیں بہت چادریں مزاروں پر

*

شمس الرحمٰن فاروقی

1936

کردار قتل کرنے لگے یوں کہ ہم
اپنے ہی گھر میں بیٹھ کے آوارہ ہو گئے

*

طالب قریشی

1936-2003

افلاس نے رگ رگ کا لہو چوس لیا ہے
کس طور ترے پیار کے وعدوں کو نباہیں

مظفر حنفی

ولادت:1936

نزدیک جب وہ آئے تو حیران رہ گیا
ایسا لگا کہ اپنا سراپا ہے سامنے

*

زبیر رضوی

ولادت:1936

دو چار صحبتوں میں اُسے اور دیکھ لیں
وہ شخص پہلی بار تو اچھا لگا نہیں

*

عادل منصوری

ولادت:1936

کہیں بھی پانی کا نام و نشاں نہیں موجود
وہ بیٹھے بیٹھے مگر کشتیاں بناتا ہے

*

شہریار

1936-2012

ان کے پیچھے نہ چلو ، ان کی تمنا نہ کرو
سائے پھر سائے ہیں کچھ دیر میں ڈھل جائیں گے

زہرا نگار

ولادت:1936

اپنا ہر انداز آنکھوں کو ترو تازہ لگا
کتنے دن کے بعد مجھ کو آئینہ اچھا لگا

*

عبدالرؤف عروج

ولادت:1936

میں کس سے اپنی تباہی کی داد چاہوں گا
فقیہہِ شہر تو ہنگامہ گستری میں ہے

*

عیش برنی

1936-2003

اچھا ہوا کہ آپ نے دامن جھٹک دیا
میرا وجود آپ کے دامن پہ گرد تھا

*

روحی کنجاہی

ولادت:1936

خود کو بڑھا چڑھا کے بتاتے ہیں یار لوگ
حالاں کہ اس سے فرق تو پڑتا نہیں کوئی

حسن سوز

ولادت:1936

دیوار و در کے سائے میں گزری تمام عمر
آنکھوں میں میری ایک حسیں گھر کے خواب تھے

*

پروین فنا

ولادت:1936

میں اپنی تلاش میں رواں ہوں
اے میرے وجود میں کہاں ہوں

*

عنبر چغتائی

ولادت:1936

اب تو رہِ حیات میں اُٹھتے نہیں قدم
اتنا تری جدائی کا صدمہ کبھی نہ تھا

*

صدیق فتح پوری

ولادت:1936

عالم ہے وہی حبس کا عالم نہیں بدلا
موسم کے بدلنے سے بھی موسم نہیں بدلا

علی مطہر اشعر

ولادت:1936

اک چھوٹے سے سیب کو کتنی قاشوں میں تقسیم کروں
کچھ بچوں کا باپ ہوں اشعرؔ کچھ بچوں کا تایا ہوں

*

ساقی فاروقی

ولادت:1936

ہم تنگنائے ہجر سے باہر نہیں گئے
تجھ سے بچھڑ کے زندہ رہے مر نہیں گئے

*

ساحر شیوی

ولادت:1936

چھوٹا ہو کر بھی بڑا لگتا ہے
آدمی آدھا خدا لگتا ہے

*

نسیم شاہ جہاں پوری

ولادت:1937

ہر دعا ہے بے اثر ہر آرزو ناکام ہے
زندگی شاید انہیں مجبوریوں کا نام ہے

حامد سروش

ولادت:1937

چبھتی تھی دھوپ پتوں سے چھن چھن کے جسم میں
سایہ ملا تو وہ بھی سلگتا ہوا ملا

*

نعیم الرحمٰن جوہر

1937-1999

شامل ہوا جس روز میں سنگ زنوں میں
اس دن سے مرے گھر کوئی پتھر نہیں آیا

*

ناصر شہزاد

1937-2007

میری مانند کبھی گوشۂ تنہائی میں
دل کے دکھ تُو نے بھی رو رو کے نکالے ہوں گے

*

شاہین غازی پوری

ولادت:1938

ہم اور تم اسی دنیا کے رہنے والے ہیں
نہ بے نیاز بنو اس قدر خدا کی طرح

انور حسین

1938-1991

کوئی بھی نظام اب تک خود نہیں بدلا
انقلاب آتا ہے انقلاب لانے سے

*

غالب عرفان

ولادت:1938

قاتل تو قتل گاہ سے ہوتے گئے فرار
الزام چشم دید گواہوں کے سر لگے

*

رفیع الدین راز

ولادت:1938

آج بھی مجھ سے کوئی کارِ ہنر ہو نہ سکا
حسبِ معمول یہ دن بھی مرا بیکار گیا

*

انوار فیروز

ولادت:1938

چراغ کہہ کے مرا نور مجھ سے چھین لیا
چراغ پھر بھی رہوں گا بجھا ہوا ہی سہی

منظور ہاشمی

ولادت:1938

اتنی شدت سے اسے یاد کیا تھا دل نے
آئینہ توڑ کے تصویر نکل آئی ہے

*

ظہیر غازی پوری

ولادت:1938

ہر شخص کھو چکا ہے جب اپنا وجود تک
سائے کا تذکرہ بھی قیامت سے کم نہیں

*

احمد صغیر صدیقی

ولادت:1938

اس دورِ کم نگاہ میں انصاف کی تلاش
صحرا میں جیسے سایۂ اشجار ڈھونڈیے

*

انور خلیل

ولادت:1938

کیا کیا رفاقتیں تھیں کہ تاراج ہو گئیں
ہم کو ملالِ فرقتِ یاراں بہت ہے آج

ندا فاضلی

ولادت:1938

گھر کی تعمیر چاہے جیسی ہو
اس میں رونے کی کچھ جگہ رکھنا

*

محمد مبین نقیب

ولادت:1938

مجھ کو پھر حکمِ سفر گردشِ ایام نہ دے
میرے چہرے پہ ابھی گردِ سفر باقی ہے

*

مخمور سعیدی

ولادت:1938

خشک پتّوں کو چمن سے یہ سمجھ کر چن لو
ہاتھ شادابیِ رفتہ کی نشانی آئی

*

مسلم شمیم

ولادت:1939

اب شہرِ نگاراں پہ ہے آسیب کا سایہ
سڑکوں پہ نظر آتے ہیں راتوں کو فرشتے

فیصل عجمی

ولادت:1939

اس نے مسمار کیا مری اجازت سے مجھے
مجھ سے اب اور وضاحت نہیں کی جا سکتی

*

اسلم انصاری

ولادت:1939

دیوارِ خستگی ہوں ، مجھے ہاتھ مت لگا
میں گر پڑوں گا دیکھ مجھے آسرا نہ دے

*

وزیر پانی پتی

ولادت:1939

دیارِ فکرو نظر میں چراغ جلنے لگے
یہ کس مقام سے تم نے مجھے پکارا ہے

*

جمیل یوسف

ولادت:1939

وہ بھی دن تھے کہ گماں ہوتا تھا
تجھ سے بچھڑوں گا تو مر جاؤں گا

عرفان صدیقی

1939-2004

ریت پر تھک کے گرا ہوں تو ہوا پوچھتی ہے
آپ اس دشت میں کیوں آئے تھے وحشت کے بغیر

*

سحر انصاری

ولادت:1939

جب کسی خواب کی خواہش سے ہوں بوجھل آنکھیں
ایسے عالم میں بھلا نیند کہاں آتی ہے

*

کشور ناہید

ولادت:1940

ہماری عمر تو ہے بیل عشق پیچاں کی
ڈھلک پڑے گی اگر کوئی آسرا نہ ملا

*

شام محمود

ولادت:1940

اب تو محفل سے بھی ہوتا نہیں غم کا علاج
پہلے تنہائی بھی دکھ بانٹ لیا کرتی تھی

وسیم بریلوی

ولادت:1940

چراغ گھر کا ہو محفل کا ہو یا کہ مندر کا
ہوا کے پاس کوئی مصلحت نہیں ہوتی

*

انور محمود خالد

ولادت:1940

یوں ہی شاید مل سکے ہونے نہ ہونے کا سراغ
اب مسلسل خود کے اندر جھانکتا رہتا ہوں میں

*

سلیم بے تاب

1940-1974

میں نے تو یونہی راکھ میں پھیری تھیں انگلیاں
دیکھا جو غور سے تری تصویر بن گئی

*

جاذب قریشی

ولادت:1940

عداوتوں کا جنوں ہے تو ساتھ ہیں ہم تم
محبتوں کے سفر میں بچھڑ بھی سکتے ہیں

ذکی آذر

1940-1990

اب نہ کچھ کھونے کا اندوہ نہ پانے کی خوشی
بے دلی تُو مجھے کس راہ پہ لے آئی ہے

*

کیف رضوانی

ولادت:1940

آو دیکھیں اُس طرف کیا ہے ذرا ہمّت کریں
کیوں کھڑے ہیں دوستو اب تک پسِ دیوار ہم

*

عبیداللہ علیم

1939-1997

عزیز اتنا ہی رکھو کہ جی سنبھل جائے
اب اس قدر بھی نہ چاہو کہ دم نکل جائے

*

ذکی عثمانی

ولادت:1941

عجیب شخص ہے مجھ سے گریز پا بھی ہے
نظر نہ آؤں تو وہ مجھ کو ڈھونڈتا بھی ہے

حلیم قریشی

ولادت:1941

وہ مجھے یاد تو کرتا ہے مگر یوں جیسے
گھر کا دروازہ کسی رات کھلا رہ جائے

*

نیّر سوز

ولادت:1941

دور تک بات گئی لغزشِ پا سے آخر
خاک پر نقش بناتا گیا تصویر سے میں

*

رئیس باغی

ولادت:1941

اُ س نے ہر ایک غم کا مداوا کیا مگر
اک زخم اپنی یاد کا بھرنے نہیں دیا

*

شفیق سلیمی

ولادت:1941

بے نام دیاروں کا سفر کیسا لگا ہے
اب لوٹ کے آئے ہو تو گھر کیسا لگا ہے

رشید قیصرانی

ولادت:1941

پڑھتا تھا میں نماز سمجھ کر اُسے رشید
پھر یوں ہوا کہ مجھ سے قضا ہو گیا وہ شخص

*

افتخار عارف

ولادت:1942

اس بار بھی دنیا نے ہدف ہم کو بنایا
اس بار تو ہم شہ کے مصاحب بھی نہیں تھے

*

گلنار آفریں

ولادت:1942

وداعِ مہر کا منظر کبھی نہیں دیکھا
میں گھر میں شام سے پہلے دیا جلاتی ہوں

*

ریاض مجید

ولادت:1942

ابھی تو میرے بکھرنے کا کھیل باقی ہے
میں خوش نہیں ہوں ابھی اپنا گھر لٹا کر بھی

شمیم نوید

1942-2005

جانے وہ لوگ کیا ہوئے جن کو تری نگاہ نے
وہم و گماں نیا دیا ،خواب و خیال کر دیا

*

افتخار اجمل شاہین

ولادت:1942

ہم ہیں سفر ہے اور ہے یہ دشتِ زندگی
ہے دھول سے لباس ہمارا اٹا ہوا

*

قمر صدیقی

ولادت:1942

افلاس نے بچوں کو بھی سنجیدگی بخشی
سہمے ہوئے رہتے ہیں شکایت نہیں کرتے

*

اعزاز احمد آذر

ولادت:1942

غلط یا ٹھیک مجھے مشورہ تو دیتا ہے
وہ زندہ رہنے کا کچھ حوصلہ تو دیتا ہے

فضیل جعفری

ولادت:1942

اب نہ وہ گیت نہ چوپال نہ پنگھٹ نہ الاؤ
کھو گئے شہر کے ہنگاموں میں دیہات مرے

*

خورشید رضوی

ولادت:1943

دو حرف تسلّی کے جس نے بھی کہے اُس کو
افسانہ سنا ڈالا ، تصویر دکھا ڈالی

*

شبنم شکیل

ولادت:1943

اب تو آ پہنچے کئی اور بھی دشوار مقام
اس کی چاہت میں فقط جی کا زیاں تھا پہلے

*

ناصر زیدی

ولادت:1943

کروں شمار تو حدِ شمار سے گزروں
کچھ ایسے زخم لگائے ہیں دوستوں نے مجھے

انور شعور

ولادت:1943

اچھا خاصا بیٹھے بیٹھے گم ہو جاتا ہوں
میں اب اکثر میں نہیں رہتا تم ہو جاتا ہوں

*

پیرزادہ قاسم

ولادت:1943

میں ایسے شخص کو زندوں میں کیوں شمار کروں
جو سوچتا بھی نہیں خواب دیکھتا بھی نہیں

*

اختر جوناگڑھی

ولادت:1943

جدا ہوئے تھے مگر یہ خیال ہی کب تھا
فراق و وصل میں اتنی مسافتیں ہوں گی

*

اختر امان

ولادت:1943

اب بھی آنکھیں بند کر کے یوں گزر جاتے ہیں لوگ
وقت کی دیوار پر جیسے کہ کچھ لکھا نہیں

خمار فاروقی

ولادت:1943

اب زندگی میں لطافت نہیں رہی
گویا تمہارے ساتھ ہی شام و سحر گئے

*

جمیل اختر

1943-2000

اس پہ ہر سمت سے پتھر ہی برستے ہیں جمیلؔ
دہر میں جو بھی ثمردار شجر ہوتا ہے

*

خالد احمد

ولادت:1943

میرے ناقد میں کوئی موم کا پتلا تو نہیں
کوئی کس طور مرے قد سے گھٹا دے مجھ کو

*

نقاش کاظمی

ولادت:1944

اپنی دیوار گرائی بھی تو رستہ نہ ملا
کوئی دیوار کھڑی تھی مری دیوار کے پاس

خالد شریف

ولادت:1944

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

*

غفار شاد

1944-2006

حد سے بڑھ کر تنگ تھی شاید اب اس پر بھی زمیں
پیڑ یوں ہی تو نہیں جا کر اُگا دیوار پر

*

انجم خیالی

ولادت:1944

اندھیری رات ہے سایہ تو ہو نہیں سکتا
یہ کون ہے جو مرے ساتھ ساتھ چلتا ہے

*

امجد اسلام امجد

ولادت:1944

وہ ترے نصیب کی بارشیں کسی اور چھت پہ برس گئیں
دلِ بے خبر مری بات سُن اسے بھول جا اسے بھول جا

غلام محمد قاصر

1944-1999

تم یوں ہی ناراض ہوئے ہو ورنہ مے خانے کا پتہ
ہم نے ہر اُس شخص سے پوچھا جس کے نین نشیلے تھے

*

جاوید وارثی

1944-2001

اب سوچ رہے ہیں کہ رستہ ہی بدل دیں
منظور رفاقت نہ تمھیں تھی نہ ہمیں ہے

*

بشیر بدر

ولادت:1945

اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے

*

جلیل عالی

ولادت:1945

اک دوسرے سے بچ کے نکلنا محال تھا
اک دوسرے کو روند کے جانا پڑا ہمیں

پرویز اختر

ولادت:1945

سوال یہ نہیں کہ کس نے کسے فریب دیا
سوال یہ ہے کہ ہم سب بکھر گئے کہ نہیں

*

نصیر ترابی

ولادت:1945

ترکِ تعلقات پہ رویا نہ تُو نہ مَیں
لیکن یہ کیا کہ چین سے سویا نہ تُو نہ مَیں

*

صبا اکرام

ولادت:1945

احساسِ خود فریبی ہے کس درجہ کامران
ہم خود سے کہ رہے ہیں کہ جھوٹے ہیں آئینے

*

راشد مفتی

ولادت:1945

الگ خانوں میں جیسے بٹ گئے جسم وجاں مرے
سکونت شہر میں رکھتا ہوں لیکن بن میں رہتا ہوں

سلیم کوثر

ولادت:1945

میں خیال ہوں کسی اور کا مجھے سوچتا کوئی اور ہے
سرِ آئینہ مرا عکس ہے پسِ آئینہ کوئی اور ہے

*

جاوید اختر

ولادت:1945

نیکی اک دن کام آتی ہے ہم کو کیا سمجھاتے ہو
ہم نے بے بس مرتے دیکھے کیسے پیارے پیارے لوگ

*

حسن اکبر کمال

ولادت:1946

خانہ بدوش اور کسی دیس جا چکے
کوئی طواف کرتا رہا خیمہ گاہ کا

*

عدیم ہاشمی

1946-2001

وہ عکس بن کے مری چشمِ تر میں رہتا ہے
عجیب شخص ہے پانی کے گھر میں رہتا ہے

حسن رضوی

1946-2002

ذرا تُو سوچ کہ اتنا ہی کر لیا ہوتا
مجھے کتاب سمجھ کر ہی پڑھ لیا ہوتا

*

ظفر خاں نیازی

ولادت:1946

تعظیم کو اٹھتا ہوں سبھی کے لیے لیکن
کم لوگ ہیں اس شہر میں توقیر کے قابل

*

جمال نقوی

ولادت:1946

میں اپنے آپ کو بھولا ہوا ہوں برسوں سے
یہ آئینے مری صورت دکھا گئے مجھ کو

*

اسلم فریدی

ولادت:1946

یارب ہمارے ملک کو امن ِ دوام دے
ہم لوگ بار بار کی ہجرت سے تنگ ہیں

اسم کولسری

ولادت:1946

شہر میں آ کر پڑھنے والے بھول گئے
کس کی ماں نے کتنا زیور بیچا تھا

*

ممتاز اطہر

ولادت:1946

غم آئیں گے اس سمت زیادہ دلِ سادہ
تم صحن جو رکھتے ہو ، کشادہ دلِ سادہ

*

اختر شمار

ولادت:1946

دو کنارے ہیں یہاں کچھ نہیں اپنے بس میں
موت کا پُل ہی ملائے گا ہمیں آپس میں

*

اطہر ناسک

1946-2012

تیری آنکھوں سے تری باتوں سے لگتا تو نہیں
ترے احباب یہ کہتے ہیں کہ تُو کم سن ہے

افضال احمد سیّد

ولادت:1946

عجب ہوا کہ ستارہ شناس سے مل کر
شکستِ غمِ نوخیز کا خیال آیا

*

حامد یزدانی

ولادت:1947

مسافروں کو غمِ رفتگاں پکارتا ہے
پسِ غبار کوئی کارواں پکارتا ہے

*

محسن نقوی

1947-1996

ہر وقت کا ہنسنا تجھے برباد نہ کر دے
تنہائی کے لمحوں میں کبھی رو بھی لیا کر

*

نجیب احمد

ولادت:1947

پھر یوں ہوا کہ مجھ پہ ہی دیوار آگری
لیکن نہ کھل سکا پسِ دیوار کون ہے

محمد اظہار الحق

ولادت:1948

کئی موسم مجھ پر گزر گئے احرام کے ان دو کپڑوں میں
کبھی پتھر چوم نہیں سکتا کبھی اذنِ طواف نہیں ہوتا

*

فہمیدہ ریاض

ولادت:1948

میں جب فراق کی راتوں میں اس کے ساتھ رہی
وہ پھر وصال کے لمحوں میں کیوں اکیلا تھا

*

اعتبار ساجد

ولادت:1948

اب کے عجیب رنگ میں تجھ سے جدا ہوئے
رسمی مکالمے بھی نہ ہم سے ادا ہوئے

*

خاور نقوی

ولادت:1948

اسی باعث امیرِ شہر کو شاید کھٹکتا ہوں
میں دن کو دن ہی کہتا ہوں میں شب کو شب سمجھتا ہوں

بشیر سیفی

1948-2000

دروازہ کہاں جسم کے مضبوط مکاں میں
باہر جو نکلنا ہے تو دیوار کو توڑو

*

شعیب بن عزیز

ولادت:1948

اب اداس پھرتے ہو سردیوں کی شاموں میں
اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں

*

صبیحہ صبا

ولادت:1948

یہ فرقتوں کے عذاب موسم کہیں تمہیں بے یقیں نہ کر دیں
ہمیں تو جاناں یہ ہجر کے دن گزارنا ہیں گزار لیں گے

*

علی اکبر عباس

ولادت:1948

ہم بھی کچھ اتنے خوش گماں نہ رہے
اور کچھ وہ بھی بدگماں سا لگا

امتیاز ساغر

ولادت:1949

حصار ِ ذات سے نکلو صفیں درست کرو
کسی بھی لمحے ہوا تیز چلنے والی ہے

*

گلزار بخاری

ولادت:1949

مسلسل بارشیں بھی سبزۂ گل لا نہیں سکتیں
زمیں جب بے نمو ہو آسماں سے کچھ نہیں ہوتا

*

ساجد امجد

ولادت:1949

آخرِ شب کا تماشا تو گوارا تھا مگر
کچھ چراغ اب کے بجھے آخرِ شب سے پہلے

*

قائم نقوی

ولادت:1949

بارشوں کی زد میں آکر ڈھ گئے کچّے مکاں
اور تھوڑی دیر کو موسم سہانا ہو گیا

شفیق احمد

ولادت:1949

الجھ گیا ہوں شب و روز کے تسلسل میں
تجھے بھلانے میں اپنا کمال کم کم ہے

*

عذرا وحید

ولادت:1949

مراجعت کا سفر مرگ کا سفر بھی ہے
خود اپنے آپ سے جنگ سی بپا رکھنا

*

صابر وسیم

ولادت:1949

تمام دن تو میں تنہا پھرا ہوں سڑکوں پر
یہ شام ہوتے ہی کس نے مجھے صدا دی ہے

*

صابر ظفر

ولادت:1949

میں گریز کیا کرتا اس کے ساتھ چلنے سے
زخم تو نہیں بھرتا راستہ بدلنے سے

ثروت حسین

1949-1996

جب چاند نمودار ہوا دور اُفق پر
ہم نے بھی پری زاد کو پتھر سے نکالا

*

پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی

1949-2009

اُس کی نگاہ میں کوئی کرشمہ ضرور ہے
جو اُس کو دیکھ لے وہ تڑپتا ضرور ہے

*

راحت اندوری

ولادت:1950

لوگ پیپل کے درختوں کو خدا کہنے لگے
میں ذرا دھوپ سے بچنے کو ادھر آیا تھا

*

احمد سعید فیض آبادی

ولادت:1950

نہ جانے کون سی رُت میں کیا تھا عزمِ سفر
شکستہ دل ہوا کوئی شکستہ پا کوئی

انجم خلیق

ولادت:1950

شب آئی تو ظلمت کی مذّمت میں ستارے
دیوارِ فلک توڑ کے باہر نکل آئے

*

سیف علی

ولادت:1950

فرازِ دار سے دیکھیں تو گنبدِ افلاک
زمیں کی سطح سے نیچا دکھائی دیتا ہے

*

ظفر زیدی

ولادت:1950

اک شجر ایسا محبت کا لگایا جائے
جس کا ہمسائے کے آنگن میں بھی سایا جائے

*

اختر شیخ

ولادت:1950

تُو عکس ِ جاں ہے تیرا اعتراف کرتا ہوں
میں اپنی سَمت سے آئینہ صاف کرتا ہوں

مسلم سلیم

ولادت:1950

دیو قامت وہ شجر جب تیز آندھی میں گرا
پستہ قد جتنے تھے پودے سب قد آور ہوگئے

*

امداد آکاش

ولادت:1951

جہاں سورج برس میں ایک یا دو دن چمکتا ہو
وہاں سایا کسی پیکر سے کم باہر نکلتا ہے

*

اشفاق حسین

ولادت:1951

اِس دھرتی سے توڑ کے رشتہ واپس جانے والوں کو
اوّل اوّل خوش ہونا ہے آخر آخر رونا ہے

*

صغیر ملال

1951-1992

شکستہ پائی سے ہوتی ہیں بستیاں آباد
جو اب قبیلہ ہوا ، پہلے قافلہ ہوگا

جمال احسانی

ولادت:1951

میرے بھی دست خط ہیں سرِ محضرِ شکست
میرے لئے بھی بچ کے نکلنا محال ہے

*

سراج منیر

ولادت:1951

نکلا جو چاند آئی مہک تیز سی منیؔر
میرے سوا بھی باغ میں کوئی ضرور تھا

*

لیاقت علی عاصم

ولادت:1951

شاخیں اُلجھ رہی ہیں سبھی اپنے آپ سے
کیا حال کر دیا ہے ہوا نے درخت کا

*

حسن عبّاس رضا

ولادت:1951

اُس شب کتنا ٹوٹ کے روئے چاند ہوا اور میں
تینوں ہی اک ساتھ اُجڑے تھے چاند ہوا اور میں

طاہر پرواز

ولادت:1952

میں جانتا ہوں یہ قاتل کی ایک سازش ہے
کہ بعد قتل کے وہ وارثوں سے پیار کرے

*

سرفراز ابد

ولادت:1952

زندہ رہنے کا حق ملے گا اُسے
جس میں مرنے کا حوصلہ ہو گا

*

اصغر عابد

ولادت:1952

یوں بچھائی تھی بساطِ عجلت
پہلی ہی چال پہ شہ مات ہوئی

*

پروین شاکر

1952-1994

کانپ اُٹھتی ہوں میں یہ سوچ کے تنہائی میں
میرے چہرے پہ ترا نام نہ پڑھ لے کوئی

قیوم طاہر

ولادت:1952

ہوا کے ساتھ بھی رشتے بہت پرانے ہیں
مگر چراغ تو ہر حال میں جلانے ہیں

*

خالد اقبال یاسر

ولادت:1952

ستون اپنے شکوہِ رفتہ میں گم کھڑا ہے
بس اک ذرا انہماک ٹوٹے گا تب گرے گا

*

اعجاز کنور راجہ

ولادت:1953

کوئی دریچہ ہوا کے رُخ پہ نہیں بنایا
مرے بزرگوں نے سوچ کر گھر نہیں بنایا

*

ارشد ملتانی

ولادت:1953

کار گر ہو نہ سکا کوئی بھی تدبیرِ فرار
قیدیٔ زیست پہ آلام کا پہرہ تھا بہت

فاطمہ حسن

ولادت:1953

سنوارتی رہی گھر کو مگر یہ بھول گئی
کہ مختصر ہے یہ عرصہ بہت سکونت کا

*

شاہدہ حسن

ولادت:1953

میں نے اُن سب چڑیوں کے پر کاٹ دیے
جن کو اپنے اندر اُڑتے دیکھا تھا

*

نادر درانی

ولادت:1953

یوں لگا جیسے کہ اُس نے پایا کم اور کھویا بہت
آج اچانک وہ گلے لگ کے مرے رویا بہت

*

فراست رضوی

ولادت:1954

فلک پہ چاند ہے اور پاس اک ستارہ ہے
یہ تیری میری محبت کا استعارہ ہے

خوشبیر سنگھ شاد

ولادت:1954

کہیں فریبِ وفا ہے کہیں محبت ہے
کیا گیا ہے سلیقے سے پائمال مجھے

*

ظہور احمد فاتح

ولادت:1954

تری آس ہے تری فکر ہے تری آرزو
مجھے اپنا کوئی خیال ہے نہ وقوف ہے

*

محمد احمد علوی

ولادت:1955

دل کو کسی کی یادسے خالی نہ کیجیے
آسیب رہنے لگتے ہیں خالی مکان میں

*

معراج جامی

ولادت:1955

میرے حالات کی زنجیر مجھے روکتی ہے
ورنہ میں بھی سرِ بازار تماشہ کرتا

احمد نوید

ولادت:1955

سکوتِ بزمِ کہن کا جمود توڑنے کو
صدائے نغمۂ مضراب لے کے آیا ہوں

*

سعید اختر خاور

ولادت:1955

انا پرست بھی اور حسن کا پجاری ہوں
بہت سے روگ تھے مل کر جو مجھ کو لے ڈوبے

*

خاور احمد

ولادت:1955

تو ایک بار جو دل کی زمین چھو لیتی
تو پھر میں اگلا قدم آسمان پر رکھتا

*

محمود ثنا

ولادت:1955

وہ پیش لفظ سے آگے نہ پڑھ سکا مجھ کو
سمجھ رہا تھا زمانہ کھلی کتاب مجھے

نجمہ خان

ولادت:1956

اسی امید میں کھولے ہوئے ہیں ہاتھ اپنے
وہ اپنے پیار کی اس پر حنا لگائے گا

*

وضاحت نسیم

ولادت:1956

نہ گل کہو نہ ستارہ کہو نہ جان کہو
میں ایک لمحہ ہوں مجھ کو فقط گمان کہو

*

عارف شفیق

ولادت:1956

غریبِ شہر تو فاقے سے مر گیا عارف
امیرِ شہر نے ہیرے سے خودکشی کر لی

*

شوکت مہدی

ولادت:1956

بچّوں سے چھن گیا میں تلاشِ معاش میں
چھٹّی کے باوجود میں ان کو نہ گھر ملا

شمیم روش

ولادت:1956

وہ اپنی جیت سے خوش ہے میں اپنی ہار سے خوش
بساطِ عشق پہ سارا کمال میرا ہے

*

شاہین عباس

ولادت:1956

میں تھا کہ اپنے آپ میں خالی سا ہو گیا
اُس نے تو کہہ دیا ،مرا حصہ جدا کرو

*

اسلم راہی

ولادت:1956

پھراُس نے سوگ منایا چراغ گل کر کے
اک اور لاش اُٹھائی گئی اندھیرے میں

*

عشرت آفریں

ولادت:1957

میں کہ اپنے واسطے بھی اس قدر دشوار تھی
کتنی آسانی سے اُس کی دست رس میں آگئی

ازہر درانی

ولادت:1957

شریکِ جرم نہ ہوتے تو مخبری کرتے
ہمیں خبر ہے لٹیروں کے ہر ٹھکانے کی

*

راشد مراد

ولادت:1957

کبھی کمان مرا ساتھ چھوڑ جاتی ہے
کبھی یہ تیر مرے رہ گئے ہیں رستے میں

*

علینا عترت رضوی

ولادت:1958

پھول اوڑھے ہوں مگر کانٹوں کا بستر ہے مرا
ایک جنگل سا ہر اک سمت اگا ہے مجھ میں

*

طارق نعیم

ولادت:1958

کسی نے چاند کی تعریف مجھ سے پوچھی ہے
میرا خیال ہے تیری مثال دی جائے

قمر رضا شہزاد

ولادت:1958

گمشدہ شخص ہوں مت ڈھونڈ مرا نام و نشاں
میں تو ہر یاد دہانی سے الگ رہتا ہوں

*

شعاع درانی

ولادت:1958

تیر ے جرموں کو اپنے سر لے کر
سب کی مجرم بنی کھڑی ہوں میں

*

اسعد بدایونی

ولادت:1958

بس ایک ضربِ فنا اس کے بعد سناٹا
صبا خرامیاں کیا اور تیز گامی کیا

*

اختر سعیدی

ولادت:1958

میں نے اک شخص کے تجّسس میں
جانے کس کس سے رابطہ رکھا

عزم بہزاد

ولادت:1958

کل سامنے منزل تھی ، پیچھے مری آوازیں
چلتا تو بچھڑ جاتا، رکتا تو سفر جاتا

*

سعود عثمانی

ولادت:1958

میاں یہ عشق ہے اور آگ کی قبیل سے ہے
کسی کو خاک بنا دے ،کسی کو زر کر دے

*

راجہ اسحاق

ولادت:1959

ہم بارش کی بوندوں سے جب خواب اگایا کرتے تھے
چھتری لے کر گھر کی چھت پر شور مچایا کرتے تھے

*

رفیق احمد نقش

ولادت:1959

کب تک ملیں گے چوری چھپے ریستوران میں
کب تک یہ احتیاط چلو آؤ گھر چلیں

نسیم نازش

ولادت:1959

وہ مشتِ خاک کیا گلا کرے کسی سے کہ جو
ہوائے تیز میں خود آگئی بکھرنے کو

*

منظر بھوپالی

ولادت:1959

کس قدر ہو گئی ، مصروف یہ دنیا اپنی
ایک دن ٹھہرے تو مہمان بُرا لگتا ہے

*

رشید سندیلوی

ولادت:1959

رات پڑتی ہے تو گر پڑتا ہوں سونے کے لیے
اب تو فرصت بھی میسر نہیں رونے کے لیے

*

عاطف سعید

ولادت:1960

لہو رونے سے ڈرتا ہوں جدا ہونے سے ڈرتا ہوں
مری آنکھیں بتاتی ہیں کہ میں سونے سے ڈرتا ہوں

افضال نوید

ولادت:1960

دنیا سے چھپ کے جانا ہے ممنوع کی طرف
دیوار بھی بچانی ہے سر پھوڑنا بھی ہے

*

آنس معین

1960-1986

کیا عدالت کو میں باور بھی کرا پاؤں گا
ہاتھ تھا اور کسی کا مرے دستانے میں

*

عباس تابش

ولادت:1961

اک مدت سے مری ماں نہیں سوئی تابشؔ
میں نے اک بار کہا تھا مجھے ڈر لگتا ہے

*

اکبر علی

ولادت:1961

اس کو مقصود ہلاکت تھی مری ،سو اُس نے
مجھ کو مامور کیا میری نگہداری پر

ثمینہ راجہ

1961-2012

شام اتری ہے جل پری کی طرح
روشنی ہو گئی ہے ساحل پر

*

نثار ترابی

ولادت:1961

ایک سازش سے الٹ جاتی ہے شاہی ساری
ایک دشمن پسِ دیوار بہت ہوتا ہے

*

رفیق سندیلوی

ولادت:1961

نا بینا جنم لیتی ہے اُولاد بھی اُس کی
جو نسل دیا کرتی ہے تاوان میں آنکھیں

*

خالد معین

ولادت:1962

اُلجھ گیا ہوں اتنا میں کاروبارِ دنیا میں
کہ اپنے آپ سے ملنا بھی اب محال ہوا

مقصود صادق

ولادت:1962

اک خیالِ مہِ مبین کے ساتھ
رات جاگی ہے شب گزین کے ساتھ

*

ریحانہ قمر

ولادت:1962

میں ہوں سورج کی پرستار مرے ساتھ نہ چل
دیکھ اے سایۂ دیوار مرے ساتھ نہ چل

*

رفیع رضا

ولادت:1962

ترتیب سے رکھے ہیں یہ خوابوں کے جنازے
آ دیکھ لے تیرا کوئی پیارا تو نہیں ہے

*

ناصرہ زیدی

ولادت:1963

میں بھی کچھ خوش نہ تھی اسے پا کر
مجھ سے مل کر اُداس تھا وہ بھی

ذکیہ غزل

ولادت:1963

یہ کیسا عیب ہے میرے شہر کے لوگوں میں
دیے جلا نہ سکے تو بجھانے آئے ہیں

*

انجم سلیمی

ولادت:1963

عمر کی ساری تھکن لاد کے گھر جاتا ہوں
رات بستر پہ میں سوتا نہیں ،مر جاتا ہوں

*

آفتاب حسین

ولادت:1963

میں کیا کہوں کہ ابھی کوئی پیش رفت نہیں
گزر رہا ہوں ابھی رہ گزر بناتے ہوئے

*

محمد زاہد عظیم زاہدؔ

ولادت:1963

مرے بغیر رہا تُو بھی کچھ ادھورا سا
اداس شام کے منظر مجھے تلاش نہ کر

ڈاکٹر ضیاء الحسن

ولادت:1964

جس کے بغیر جی نہیں سکتے تھے جیتے ہیں
پس طے ہوا کہ لازم و ملزوم کچھ نہیں

*

نورین طلعت

ولادت:1964

جو مرا نام بھی لیتا تھا دعاؤں کی طرح
سوچتی ہوں مجھے کس طور سے بھولا ہو گا

*

نوشی گیلانی

ولادت:1964

مرا شعور بہلتا نہیں ہے لفظوں سے
میں تیرے خط کے نہیں تیرے انتظار میں ہوں

*

فاخرہ بتول

ولادت:1964

ضدّی تھا وہ تو میں تھی بلا کی انا پرست
آیا تھا جیتنے وہ مگر ہار کر گیا

فصیح ربانی

ولادت:1964

بادباں پھاڑ کے خوش ہوں نہ ہوائیں اتنی
ہم تو ہاتھوں کو بھی پتوار بنا لیتے ہیں

*

جاوید فیروز

ولادت:1964

بوجھ بننا ہے یا پھر زادِ سفر ہونا ہے
زندگی تجھ کو بہر طور بسر ہونا ہے

*

رضی الدین رضی

ولادت:1964

معلوم تھا کہ خار ہیں پتھر ہیں ہر طرف
اُن راستوں سے پھر بھی گزارا گیا مجھے

*

فرحت عباس شاہ

ولادت:1964

تُو ہے سورج تجھے معلوم کہاں رات کا دکھ
تُو کسی روز مرے گھر میں اتر شام کے بعد

وصی شاہ

ولادت:1964

سمندر میں اترتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں
تری آنکھوں کو پڑھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

*

ڈاکٹر شاہدہ

ولادت:1964

دریا کی مسافت نے زمیں کا نہیں رکھا
یک طرفہ محبت نے کہیں کا نہیں رکھا

*

فیضان عارف

ولادت:1965

میں چپ نہیں ہوں کسی مصلحت کے پیشِ نظر
میں جانتا ہوں کہاں اختلاف کرنا ہے

*

اطہر جعفری

ولادت:1965

فاصلہ ہو رہا تھا کم شاید
ہاتھ مجھ سے چھڑا لئے اس نے

غضنفر ہاشمی

ولادت:1966

تو کہیں سوچتا رہ جائے نہ ملنے کا جواز
اور پھر مجھ کو ترے شہر سے جانا پڑ جائے

*

گلفام نقوی

ولادت:1966

روز چپکے سے سرِ شام چلی آتی ہے
اک اداسی میری دہلیز پہ سونے کے لیے

*

انعام اللّٰہ

ولادت:1967

خما ر نیند کا آنکھوں میں تھا وصال کی شب
سو ترے ہجر کو بیدار کر لیا میں نے

*

ساجد ندیم

ولادت:1967

یہ بھی اسی کی چاہ کا اعجاز تھا ندیم
سارے کا سارا شہر ہمارا رقیب تھا

ضمیر طالب

ولادت:1968

تمہارا لمس بہت دیر تک سنبھالتا ہوں
میں تم سے مل کے نہیں ملتا اور لوگوں سے

*

عرفان ستار

ولادت:1968

سن جاناں ہم ترکِ تعلق اور کسی دن کر لیں گے
آج تجھے بھی عجلت سی ہے ، ہم بھی کچھ رنجیدہ ہیں

*

اختر عثمان

ولادت:1969

ترا خمیر اٹھاتا ہوں اپنے ملبے سے
تجھے بناؤں تو پھر ٹوٹ کر بناتا ہوں

*

کنور امتیاز

ولادت:1969

مرے ہونے سے کنور کھیل جما ہے کیسا
میں نہ ہوتا تو تماشہ نہیں ہو سکتا تھا

ارشدشاہین

ولادت:1970

ذہن تقسیم کیا دل کو کشادہ کرکے
کیا ملا ترکِ تعلق کا ارادہ کر کے

*

محمداسحاق

ولادت:1970

میں گنگنا رہا تھا سفر کا قدیم گیت
آسودگانِ غار مِرے ساتھ چل پڑے

*

نویدرضا

ولادت:1970

ہر اک شے کو نئے زاویے سے دیکھتا ہوں
خدا کرے کہ ترا انتظار ختم نہ ہو

*

احمدفرید

ولادت:1970

کاش ہم جانتے اُس پار کے منظر کا مزاج
کاش ہم دیکھتے اس خواب سے آگے کیا ہے

شہزاد قیس

ولادت:1971

جب دو دلوں کے بیچ میں دیوارِ چین ہو
اک دوسرے کی بات کا کیسے یقین ہو

*

ملک ادریس

ولادت:1971

میں کچھ دنوں میں اُسے چھوڑ جانے والا تھا
جہاز غرق ہوا جو ، خزانے والا تھا

*

حسن محمود عباسی

ولادت:1971

اپنی دہلیز پہ کچھ دیر پڑا رہنے دے
جیسے ہی ہوش میں آؤں گا چلا جاؤں گا

*

آشا پربھات

ولادت:1971

ہر لمحہ چاند چاند نکھرنا پڑا مجھے
ملنا تھا اس لیے بھی سنورنا پڑا مجھے

محمد شہزاد نیّرؔ

ولادت:1973

وفا کے پیشِ نظر بھی جہاں کی رسمیں رہیں
محبتیں بھی کہاں آدمی کے بس میں رہیں

*

شکیل جاذب

ولادت:1973

لایا ہے یہی جرم سرِدار مجھے بھی
دیتا تھا دکھائی پسِ دیوار مجھے بھی

*

عارفہ شہزاد

ولادت:1974

کوئی دکھ ہو کوئی سکھ ہو ہمیشہ ساتھ رہتے ہو
رگِ جاں ہو کہ رگ رگ میں لہو کے ساتھ بہتے ہو

*

علی یاسر

ولادت:1976

یہ بھی ہو سکتا ہے زندہ نہ رہوں اس کے بغیر
اور تنہائی کی عادت بھی تو پڑ سکتی ہے

فیصل ہاشمی

ولادت:1976

زمین زینہ با زینہ بلند ہونے لگی
اتر رہا تھا کوئی خوش خبر ستارے سے

*

ساغر شہزاد

ولادت:1976

معتبر تم بھی رہو سر نہ جھکاؤں میں بھی
ایسی صورت کوئی جینے کی نکالی جائے

*

علی زبیر

ولادت:1977

مجھے پڑھ کر جلا ہے شہر اور میں
سرِ دیوار لکھا رہ گیا ہوں

*

عنبریں صلاح الدین

ولادت:1978

ملیں گے اُ س سے کہیں دوسرے کنارے پر
سراب پار کریں گے سراب دیکھیں گے

محسن چنگیزی

ولادت:1979

کوفۂ شب نے جو تعبیر کی حد جاری کی
میں نے جلتے ہوئے خوابوں کی عزاداری کی

*

احمد خیال

ولادت:1979

بستی سے چند روز کنارا کروں گا میں
وحشت کو جا کے دشت میں مارا کروں گا میں

*

میثم علی آغا

ولادت:1981

کوئی تو ایسا وظیفہ ہو کہ حیرانی ہو
میں اِدھر ایڑی کو رگڑوں اور اُدھر پانی ہو

*

صابر علی صابر

ولادت:1981

شکست مان گیا اس لیے عدو میرا
کہ میرے ساتھ قبیلہ شریک جنگ میں تھا

زبیرقیصر

ولادت:1985

درد سہتے ہیں شکایت نہیں کرتے صاحب
ہم محبت میں سیاست نہیں کرتے صاحب

*

جہاں زیب پیرزادہ

ولادت:1985

جتنی شدت سے پکارا ہے ہمیں منزل نے
راستے اتنے بھی دشوار نہیں ہونے کے

*

ثاقب علی ساقی

ولادت:1985

وہ تو اچھا ہوا آنکھوں کو تکلم آیا
ورنہ ہر بات ترے ساتھ ادھوری رہتی